گلستانِ علی پور

پیر سیّد جماعت علی شاہ محدثِ علی پوری ؒ

مرتب: حاجی رحمت علی رحمت
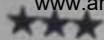
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گلستانِ علی پور

مؤلف

حاجی رحمت علی رحمتؔ جماعتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ نام کتاب — گلستانِ علی پورؒ
☆ تحقیق وترتیب — حاجی رحمت علی رحمتؔ جماعتی
☆ سرِورق — غلام مصطفیٰ مغلچی
☆ پروف ریڈنگ — حاجی رحمت علی رحمتؔ جماعتی
پروفیسر محمد امین انجم صاحب
☆ نظرِ ثانی — محترم قمر حجازی صاحب
☆ ہدیہ -/300 روپے — برائے ایصال ثواب
آباؤ اجداد☆ اولادِ پاک شہنشاہ اور مریدین
امیرِ ملت محدثِ علی پوری
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

اللھم اغفر للمومنین والمومنٰتِ الیٰ یومِ القیامۃ.

ترجمہ: اے اللہ بخش دے مومن مردوں کو اور مومن عورتوں کو یومِ قیامت تک۔

ملنے کا پتہ

۱۔ چودھری حاجی اللہ دتہ جماعتی اینڈ برادرز سبزی منڈی اوکاڑا
موبائل نمبر: 0302-4930212

۲۔ علامہ دلشاد احمد فراز جامعہ حیدریہ عدنان العلوم گلی نمبرا غفور کالونی اوکاڑا
موبائل نمبر: 0342-6769409

۳۔ حاجی رحمت علی رحمتؔ جماعتی، رحمت ٹریولز، ایم۔اے۔ جناح روڈ اوکاڑا
موبائل نمبر: 0321-6964191 -0340-5938922

انتساب

الحمدللہ میں اپنی تیسری کتاب ''گلستانِ علی پور'' کا انتساب اپنے محسن عظیم دوست، سچے عاشقِ رسول ﷺ خادمِ اولیائے علی پور سیداں شریف جنابِ محترم الحاج محمد حمید جماعتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ صدقہ محبوبِ پاک ﷺ وآلِ پاک واولادِ پاک واصحابِ پاک وشہدائے پاک واولیائے پاک خصوصاً اولیائے علی پور شریف کے حاجی محمد حمید صاحب جماعتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انکی اہلیہ محترمہ، انکے والدین کریمین انکے آباؤ اجداد کی خصوصاً امتِ مسلمہ کی عموماً مغفرت وبخشش فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور حضور پُرنور ﷺ کی شفاعت سے بہرہ ور فرمائے۔ (آمین) ثم آمین۔

دعا گو!

حاجی رحمت علی رحمت جماعتی

(232 کینال ویو ہاؤسنگ سکیم چک نمبر 2/4L، اوکاڑا)

رحمت ٹریولز، ایم۔اے جناح روڈ اوکاڑہ

0340-5938922 + 0321-6964191

فہرست مضامین گلستانِ علی پور

درود شریف هزاره

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍبِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّةٍ مِاَةَ
اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ.

تعارف ایک نظر میں

☆ نام : حاجی رحمت علی

☆ تخلص : رحمت

☆ والد کا نام : حاجی جمال الدینؒ

☆ تاریخ پیدائش : 15 مئی 1947ء

☆ مقام پیدائش : (شاہکوٹ) جالندھر، انڈیا

☆ رکنیت ۱) پاکستان رائیٹرز گلڈ پنجاب

۲) ادب قبیلہ، اوکاڑا

۳) صدر انجمن خدامِ اولیاء اوکاڑا

۴) سابقہ نائب صدر جماعت اہلسنت ضلع اوکاڑا

۵) سابقہ جنرل سیکرٹری انجمن ضیائے مصطفٰے (رجسٹرڈ) اوکاڑا

۶) بنیادی رکن جمعیت العلماء پاکستان

بیعت

☆ حضور قبلہ جوہرِ ملت الحاج الحافظ پیر سید اختر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

☆ شہزادۂ حضور قبلۂ عالم امیرِ ملّت الحاج الحافظ القاری پیر

سید جماعت علی شاہ محدّثِ علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

☆ علی پور سیداں شریف (نارووال)

☆ مطبوعہ کتب : ۱) رحمتِ بیکراں (اردو نعتیہ کلام)

۲) ''صدائے رحمت''

اردو پنجابی کلام مناقب ماہیے

۳) اولیائے علی پور شریف پر تحریر کردہ کتاب

''گلستانِ علی پور''

☆ غیر مطبوعہ کتب : ۴) اسمائے مبارکہ شہدائے اسلام

۵) معلوماتِ قرآنیہ و اسلامیہ

☆ برائے رابطہ : حاجی رحمت علی رحمت جماعتی

0321-6964191

0340-5938922

گلستانِ علی پور

بہت دلرُبا ہے گلستانِ علی پور
بڑا پُر فضا ہے گلستانِ علی پور

ہے نورِ علیٰ نُور سارا گلستان
سراپا ضیاء ہے گلستانِ علی پور

معطر معطر چمن کا ہے ہر گل
یوں عنبر فشاں ہے گلستانِ علی پور

لقب پاک جن کا رہا میرِ ملتؒ
ہاں منبعِ سخا ہے گلستانِ علی پور

ہے نُور ضیاء بار دونوں جہاں میں
نبی ﷺ کی عطا ہے گلستانِ علی پور

اگر چاہتے ہو جو جنت بہاریں

بیمارو مریضو چلو سب علی پور
شفا ہی شفا ہے گلستانِ علی پور

یہاں فیض پاتے ہیں شاہ و گدا سب
سخاوت کا دریا ہے گلستانِ علی پور

یہاں فخرِ ملتؒ کا ہے فیض جاری
سراپا عطا ہے گلستانِ علی پور

ہے اس در پہ آنا بہت باعثِ رحمت
درِ پیشوا ہے گلستانِ علی پور

ہے رحمتؔ اسی در کا ادنیٰ سا خادم
ادب کی یہ جا ہے گلستانِ علی پور

(حاجی رحمت علی رحمتؔ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امیر ملت الحاج حافظ قاری پیر سید

جماعت علی شاہ محدّث یگانہ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

کی مختصر سوانح حیات

حضرت امیر الملت الحاج حافظ قاری پیر سیدؒ جماعت علی شاہؒ صاحب محدث علی پوری، حضرت پیر سید جماعت علی شاہ ابن سید کریم علی شاہ صاحب علی پوری کی ولادت باسعادت ۱۲۵۷ھ، ۱۸۴۱ء میں علی پور سیداں تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں ہوئی، حضرت امیر الملت نجیب الطرفین سید ہیں اور سید قطب شیرازی کی اولاد امجد سے ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب ۳۸ واسطوں سے حضرت امیر المومنین سیدنا علیؓ المرتضےٰ تک پہنچتا ہے۔آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا بچپن ہی سے آپ کی پیشانی مبارک پر نور ولایت ظاہر ہوتا تھا اور مجددانہ بزرگی کے آثار نمایاں تھے۔قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد آپ نے نامور اساتذۂ عصر سے کتب تفسیر، فقہ اور حدیث شریف کی تعلیم حاصل کر کے سند فضیلت پائی۔ حضرت اقدس ستائیس علوم وفنون کے جامع تھے اور تبحر علمی میں یگانہ ہستی تھے۔ خصوصاً حفظ حدیث کا یہ عالم تھا کہ ایک بار آپ نے بطور تحدیث نعمت فرمایا کہ مجھے دس ہزار احادیث بمعہ اسناد زبانی یاد ہیں جس کا دل چاہے

یبر امتحان لے لے۔علوم ظاہری کی منزلیں طے فرما کر آپ فیوض باطنی و روحانی کی طرف متوجہ ہوئے اور امام الکاملین پیشوائے واصلین حضرت فقیر محمد صاحب المعروف باباجی چوراہی رحمت اللہ علیہ کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے اور بہت قلیل مدت میں خلافتؒ و اجازت کی نعمت سے سرفراز فرمائے گئے۔

خرقۂ خلافت ملنے کے بعد حضرت امیر الملت نے افغانستان کی آخری سرحد سے راس کماری، کشمیر سے مدراس اور برما سے ایران تک تبلیغ واشاعت اسلام کے سلسلہ میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔حضرت والا مہینوں برسوں تبلیغی دورے فرماتے رہے۔لاتعداد افراد کو راہِ ہدایت دکھائی، بے شمار غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ پر دین اسلام قبول کیا، برصغیر پاک و ہند میں آپ نے جابجا دینی مدرسے اور مسجدیں تعمیر کروائیں۔۱۹۰۴ء میں آپ نے لاہور میں انجمن خدام الصوفیہ کی بنیاد رکھی ۱۹۱۰ء میں حجاز ریلوے لائن کے لئے چھ لاکھ روپے عطا کیے۔مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کیلئے تین لاکھ روپے بطور چندہ مرحمت فرمائے۔۱۹۱۴ء میں آپ نے علی پور سیداں میں سنگ مرمر کی عظیم الشان اور نہایت خوبصورت مسجد نور تعمیر کروائی۔اس کی تعمیر پر لاکھوں روپیہ اپنی جیب خاص سے صرف فرمایا۔مسجد نور حضرت امیر الملت کے تعمیراتی ذوق جمال کی آئینہ دار ہے۔تحریک خلافت میں بھی آپ نے لاکھوں روپے دیئے۔۱۹۲۳ء میں شدھی کی تحریک

کے خلاف آپ نے بھرپور جدوجہد فرمائی۔ آگرہ میں تبلیغی مرکز قائم کیا اور لاکھوں فرزندانِ توحید کو ظلمت و کفر میں داخل ہونے سے روکا۔ یہ آپ ہی کی ذات والا صفات تھی جس نے مرزا قادیان کے باطل دعوؤں کی زبردست تردید کی۔ تحریکِ ترکِ موالات و ہجرت کے ضرر سے آپ ہی نے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ ۱۹۳۰ء میں شاردا ایکٹ بہ نفس نفیس توڑا۔ ۱۹۳۵ء میں مسجد شہید گنج لاہور کی بازیابی کی تحریک چلی تو حضرت امیر الملت نے اپنی بے مثال خطابت کے ذریعے لاکھوں مسلمانوں کے قلوب میں مسجد کی بازیابی کیلئے بے پناہ جوش و خروش پیدا کر دیا، آپ نے پانچ لاکھ مسلمانوں کے فقید المثال جلوس کی قیادت فرمائی، ملت نے متفقہ طور پر آپ کو امیر الملت کا خطاب دیا، آپ ہمہ وقت عشقِ رسول ﷺ سے سرشار رہتے تھے، سرکار مدینہ کا اسم گرامی سنتے ہی آنکھیں پُرنم ہو جاتیں، سرزمین عرب سے آپ کو حد درجہ محبت تھی، وہاں تشریف لے جاتے تو کرم و عطا اور جود و سخا کا عالم ہی کچھ اور ہوتا، وہاں پر خاص و عام آپ کو ابوالعرب کہا کرتے تھے۔ حضرت فرمایا کرتے تھے مدینہ میرا وطن ہے۔ آپ نے جتنے حج ادا کیے ان کا شمار ممکن نہیں ہے۔ برصغیر پاک و ہند اور سرزمین اسلام کے تمام علماء و فضلاء اور اکابر آپ کا نہایت احترام کرتے تھے۔ علامہ اقبالؒ آپ کے قدموں میں بیٹھنا سعادت عظمیٰ گردانتے تھے۔ مختلف ریاستوں اور سلطنتوں کے حکمران کسی نہ کسی شکل میں حضرت امیر الملت سے تعلق خاطر رکھتے تھے اور حضرت ان کی

بلاخوف دینی واخلاقی اصلاح فرمایا کرتے تھے۔آپ نے ایک مرتبہ سنتِ نبوی ﷺ کی خلاف ورزی پر شریف مکہ کی سرعام سرزنش فرمائی۔اسی طرح آپ نے نظام دکن کی بھی سرزنش فرمائی۔نادرشاہ والئی افغانستان کو بارہا فہمائش کی کہ آپ کے فوجی جوتوں سمیت مسجد میں نماز پڑھتے ہیں،یہ خلاف سنت ہے انہیں حکم دیجئے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھا کریں۔

حضرت قبلہ عالم کے مزاج میں استغنٰی درجۂ کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ سلاطین و امراء و رؤسا سے ملاقاتوں میں حضرت کی یہ صفت عالیہ مزید نمایاں ہو کر سامنے آتی تھی۔آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا ہاتھ اس شہنشاہ کے خزانے میں ہے جو ساری کائنات کا پروردگار ہے، پھر ہمیں کسی کی کیا پرواہ۔مشائخ کی ایک دعوت میں آپ نے وائسرائے ہند کو بھی زجر وتوبیخ فرمائی تو وہ دم بخود رہ گیا تھا۔تحریک پاکستان میں قائداعظمؒ اور مسلم لیگ کو حضرت امیر الملت کا پورا پورا تعاون حاصل رہا۔آپ کی مجاہدانہ کوششوں نے تحریک پاکستان کا کام بہت آسان کر دیا۔حضرت اقدس نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ انشاء اللہ پاکستان قائم ہو کر رہے گا۔حضرت امیر الملت نے نہایت پرجوش انداز میں تحریک پاکستان کی حمایت فرمائی۔۱۹۴۶ء میں سرینگر میں قائداعظمؒ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت نے قائد اعظمؒ کو دو جھنڈے عطا فرمائے،، ایک سبز رنگ کا دوسرا سرخ وسیاہ رنگ کا، آپ نے فرمایا: سبز رنگ مسلم لیگ کا ہے اور دوسرا کفر کا، پھر آپ نے اشتہارات کے ذریعے اعلان فرمایا کہ مسلمانو! مسلم لیگ کے جھنڈے تلے

جمع ہو جاؤ۔ اس وقت دو پرچم ہیں ایک ہلالی پرچم مسلم لیگ کا، دوسرا کفر کا، فیصلہ تم کرو کہ کس کا ساتھ دینا ہے۔ اس فرمان کی تکمیل میں بیس لاکھ سے زائد مریدوں اور عقیدتمندوں نے مسلم لیگ کو ووٹ دیا۔ ۱۹۴۶ء میں بنارس شہر میں حضرت امیر الملت کے زیر صدارت آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پانچ ہزار سے زائد مشائخ اور علماء نے شرکت فرمائی۔ امیر الملت نے اس کانفرنس کے خطبہ صدارت میں پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا اور یوں سلطنت خداداد پاکستان معرض وجود میں آئی۔ حضرت اقدس کی ذات میں یہ خصوصیت دیکھی گئی کہ جو کچھ زبان مبارک سے ارشاد فرمایا پورا ہوا۔ حضرت کی کرامات آج بھی زبانِ زدِ عام ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی حیات مبارکہ کا کوئی لمحہ کرامت سے خالی نہ تھا۔ آپ ولی کامل واکمل اور اعلیٰ روحانی مدارج کے حامل اور مرتبہ غوثیت وقطبیت پر فائز تھے۔ یہ آپ کی ذات والا صفات تھی جس نے برصغیر کے تمام دینی و دنیاوی فتنوں کا تن تنہا مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سب کو پسپا کر دیا۔ قیام پاکستان کے بعد حضرت امیر الملت نے کبرسنی وجسمانی ضعف وعوارض کے باوجود اسلامی آئین کے نفاذ کی زبردست کوشش کی اور اس غرض کیلئے ملک بھر میں جگہ جگہ دورے کئے۔ آپ کے کارہائے عظیم اور مجددانہ کمالات بیان کرنے کیلئے بہت وقت درکار ہے۔ حضرت کے فیض کرم سے آپ کے خلفاء بھی اپنی اپنی جگہ اولیائے کامل تھے اور انہوں نے حضرت کا روحانی سلسلہ برصغیر کے گوشے گوشے اور عالم اسلام کے ہر خطے میں پھیلایا اور آج

دنیا بھر میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں آپ کے نام لیوا اور عقیدت مند موجود نہ ہوں۔ ہر فرد و بشر بلا لحاظ مذہب و ملت آپ کی نورانیت سے متاثر ہوتا تھا اور لاتعداد غیر مسلم بھی آپ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت کی نگاہ اس قدر پُر اثر تھی کہ جس پر پڑ گئی اسے کامل کر دیا۔ آخر کار ایک سو گیارہ برس کی عمر میں ۳۰ اور ۳۱ اگست ۱۹۵۱ء بروز جمعرات و جمعۃ المبارک کی درمیانی شب پونے دس بجے آپ نے وصال فرمایا۔ حضرت کے حقیقی وارثان میں تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی چھوڑی۔ آپ کا مزار پُر انوار علی پور شریف ہی میں ہے۔ حضرت کے روضۂ اقدس کی تعمیر واصل بحق ہونے کے بعد ہی شروع ہو گئی تھی لیکن کچھ ہی عرصہ بعد تعمیر کا کام رک گیا۔ اس وقت تک صرف گنبد تیار ہوا تھا۔ روضہ مبارک کی تعمیر نو ۱۹۷۹ء میں حضرت امیر الملت کے نواسے محترم سیدی و مرشدی حضرت معین الملت حضرت صاحبزادہ الحاج حافظ قاری پیر سید حیدر حسین شاہؒ صاحب نے بہ نفس نفیس زر کثیر صَرف فرما کر پایۂ تکمیل تک پہنچائی۔ مزار اقدس کے چاروں گوشوں سمیت ساری تعمیر سنگ مرمر سے کی گئی ہے۔ گنبد شریف کی بلندی نوے فٹ ہے۔ عقیدت مند میلوں دور سے جمال جہاں آرا کا نظارہ کرتے اور قلبی و روحانی سکون حاصل کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

حالات زندگی

شہنشاہ امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت باسعادت

1257ھ 1841ء بمقام علی پور سیداں شریف

والد محترم کا اسم گرامی: پیر سید کریم شاہ ولد سید منور علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

والدہ محترمہ: سیّدہ نور فاطمہ بنت سید حسن علی شاہ رحمۃ اللہ علیہا

حفظ قرآن: عمر مبارک صرف سات برس تھی جب آپ نے قرآن پاک حفظ کیا۔

حفظ حدیث: 10 ہزار احادیث بمعہ اسناد یاد تھیں۔

سلسلہء نسب: 38 واسطوں سے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے جاملتا ہے۔ اور 118 واسطوں سے حضرت آدم علیہ تک جا پہنچتا ہے۔

سلسلہء بیعت: بابا جی فقیر محمد چوراہی آف چورہ شریف کے دست اقدس پر سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہو کر اسی وقت خرقہ خلافت سے نوازے گئے۔

تبلیغ دین: آپ نے افغانستان سے راس کماری، کشمیر سے مدراس برما سے ایران برصغیر پاک وہند کے علاوہ تبلیغ واشاعت اسلام کے سلسلے میں

گرانقدر خدمات سرانجام دیں اور لاکھوں غیر مسلموں کو حلقہ بگوشِ اسلام کیا
آپ چودھویں صدی کے عظیم مصلح اور مجدّد بھی تھے۔

انجمن نعمانیہ لاہور: 1885ء میں اسکی بنیاد رکھی۔

انجمن خدام الصوفیہ: 1901ء میں اس انجمن کی بنیاد رکھی۔

قادیانیوں کے خلاف جہاد۔ 1900ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کے اعلان نبوت کے بعد اس کو مناظرے اور مباہلے کیلئے للکارا۔ 22 مئی 1908ء کو خطبہ جمعہ کے وقت بادشاہی مسجد میں قادیانی کو چیلنج کیا مگر وہ نہ آیا۔ 25 مئی 1908ء رات 11 بجے موچی دروازے کے باہر عظیم الشان صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا آئندہ 24 گھنٹوں میں مرزا کی ذلت ورسوائی کے ساتھ موت کی پیش گوئی فرمائی اور مرزا لیٹرین میں ذلت کی موت مرا۔

قیام مسلم یونیورسٹی: یونیورسٹی کے قیام کے سلسلہ میں آپ نے دینی اور اسلامی تعلیم کو لازمی قرار دینے کے وعدے پر آپ نے 3 لاکھ روپے کی خطیر رقم اپنی جانب سے عطا کی اور اپنے مریدین سے بھی لاکھوں روپے کا فنڈ جمع کر کے دیا۔

حجاز ریلوے لائن کا منصوبہ: 1910ء میں حجاج کی سہولت کیلئے یہ منصوبہ سعودی حکومت نے شروع کیا تو آپ نے 6 لاکھ روپے کی رقم اپنی جیب خاص سے سعودی حکومت کو پیش فرمائی اور مریدین سے بھی لاکھوں روپے

کے فنڈ جمع کر کے بھجوائے۔ ان خدمات پر آپ کو ابوالعرب کا خطاب دیا گیا ہے۔

مسجد نور کا قیام: 1914ء میں علی پور سیداں شریف میں عالی شان مسجد نور سنگ مرمر سے تعمیر کروائی۔

تحریک ترکِ موالات: 1914ء میں جب یہ تحریک چلی تو آپ نے اسکی مخالفت کر کے مجاہدانہ کردار ادا کیا۔

خلافت کانفرنس: 1921ء مارچ میں فیصل آباد (سابقہ نام لائلپور) میں خلافت کانفرنس میں تاریخی خطبۂ صدارت دیا اور اس تحریک میں قائدانہ کردار ادا کیا۔

تحریک سنگھٹن: 1923ء میں عظیم الشان سرفروشانہ اور مجاہدانہ کردار ادا کیا۔

فتنۂ ارتداد: مئی 1924ء کشمیر میں آریہ سماجیوں کے فتنہ کی بھرپور سرکوبی کی اور نومبر 1924ء میں اس فتنہ کا قلع قمع فرمایا۔

شُدھی تحریک: بیسویں صدی کے تیسرے عشرے کی ابتداء میں ہندوؤں نے مسلمانوں کو مرتد بنانے اور قتل کرنے کی اس تحریک کا آغاز کیا۔ اس ناپاک منصوبے کو ناکام بنانے کیلئے امیرِ ملت اور آپ کے دیگر ساتھیوں نے عدیم النظیر کارنامے سرانجام دیئے۔

پہلی آل انڈیا سنی کانفرنس: 1925ء میں مراد آباد میں پہلی سنی کانفرنس ہوئی آپ نے اس کی صدارت فرمائی یہاں اتفاق رائے سے آپ کو صدر اور مولانا نعیم الدین مراد آبادی کو ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا۔

کشمیر ایجی ٹیشن: اپریل 1930ء میں قائدانہ اور مجاہدانہ کردار ادا کیا۔

امیر ملت کا خطاب: 1935ء میں پنڈی میں اکابرین ملت اسلامیہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں جمع ہوئے تو تمام اکابرین نے مسلمانانِ برصغیر کی قیادت کیلئے آپ کو امیرِ ملت منتخب کیا۔ اسکے بعد بادشاہی مسجد لاہور میں مسجد شہید گنج کانفرنس منعقد کی۔ بعد ازاں پانچ لاکھ ننگی تلواروں کے ساتھ جلوس کی قیادت فرمائی۔ جمعہ 8 نومبر 1935ء کو بدایوں میں آل انڈیا سنی کانفرنس میں ملت اسلامیہ کی قیادت اور رہنمائی فرمائی۔

مسلم لیگ کی تنظیمِ نو: 1936ء میں قائداعظم کی برطانیہ سے واپسی پر مسلم لیگ کی تنظیم نو فرمائی اور برصغیر میں سب سے پہلے قائداعظم نے لاہور میں امیر ملت سے ہی ملاقات کی۔ آپ نے قائداعظم کو اپنے مکمل اور بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ اس طرح لاکھوں روپے اپنی جیب سے اور مریدین سے بھی چندہ کر کے مسلم لیگ کے ساتھ تعاون فرمایا۔

یوم نجات: 22 نومبر 1939ء کو کانگریس کے خلاف مسلم لیگ کو سیاسی طور

پر فتح ہونے پر یوم نجات منایا گیا۔علی پور کے علاوہ پورے ہندوستان میں شکرانے کے نوافل ادا کر کے یوم نجات منایا گیا۔

قرادادِ لاہور: 23 مارچ 1940ء لاہور میں قرارداد پاکستان کے سلسلہ میں مسلم لیگ اور قائداعظم کو اپنی بھرپور تائید وحمایت کا اعلان فرمایا۔

قائداعظم پر قاتلانہ حملہ: 26 جولائی 1943ء میں قائداعظم پر قاتلانہ حملہ ہوا تو فوراً قبلہ رو ہو کر قائداعظم کی صحت وتندرستی کیلئے خصوصی دعا فرمائی۔اور ایک خط لکھ کر اسکا انگریزی ترجمہ کروا کر اپنے نمائندہ حضرت بخشی مصطفےٰ علی خان کے ذریعے چند تحائف ایک قرآن کا نسخہ + ایک تسبیح ایک جائے نماز قائداعظم کو بھجوائے۔

قائداعظم کی دعوت: 1944ء میں سرینگر نشاط باغ میں قائداعظم کی دعوت کی۔اور مختلف اقسام کے کھانے تیار کروائے۔زمین پر بیٹھ کر سب نے کھانا کھایا۔آپ نے قائداعظم کی کامیابی کی پیشگوئی فرمائی کہ پاکستان ضرور بن کر رہے گا۔2 جھنڈے عطا فرمائے۔ایک جھنڈا مسلم لیگ کا دوسرا جھنڈا کفر کا 1944ء میں امیر ملت نے مجاہدانہ کردار ادا کرتے ہوئے کانگریس علماء نے جب پاکستان کی مخالفت میں سردھڑ کی بازی لگا رکھی تھی۔تو آپ نے مجاہدانہ کردار ادا کرتے ہوئے قوم کو یہ نعرہ دیا۔

مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ

آپ کی جامع اور مدلل تقاریر سن کر لوگ کانگریس سے الگ ہو کر مسلم لیگ میں شامل ہو جاتے۔

قائداعظم اللہ کے ولی ہیں: 1945ء میں جب جمعیت علمائے ہند، مجلس احرار اور دیگر جماعتوں نے قائداعظم پر گھٹیا۔ رکیک حملے شروع کیے قائداعظم کو کافرِ اعظم۔ ابوجہل اور کوئی ملعون کہنے لگا۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں قائداعظم اللہ کا ولی ہے۔ اور ایک وقت آئے گا تم اس کو رحمتہ اللہ علیہ کہنے پر مجبور ہو گئے۔ یہ بیان 30 اکتوبر 1945ء میں روزنامہ وحدت دہلی میں شائع ہوا۔

مسلم لیگ کے حق میں فتویٰ: آپ نے فتویٰ میں فرمایا جو شخص مسلم لیگ کے حق میں مسلم لیگ کو ووٹ نہیں دے گا۔ کسی مسلمان سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ کوئی مسلمان اس کا جنازہ نہیں پڑھے گا۔ اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ اس فتویٰ کو دیگر اخبارات نے بھی مختلف زبانوں میں شائع کیا۔

خصوصی بیان: نومبر 1945ء میں امیر ملت کا مسلم لیگی امیدواروں کی حمایت میں یہ بیان شائع کیا کہ 10 کروڑ مسلمانانِ ہند نے فقیر کو امیر ملت

تسلیم کرلیا ہے۔ مسلمانوں کو اپنے امیر کی رہنمائی پر عمل کرنا مسلمانان قطعی سے واجب ہے۔ بحثیت امیر قائداعظم اور مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ دینے اور زیادہ سے زیادہ چندہ دینے کی بھی اپیل کی۔

بنارس میں سُنی کانفرنس: 10 مئی 1945ء کو ایک وفد نے محدث کچھوچھوی کی قیادت میں علی پور سیداں میں امیر ملت سے ایک وفد نے ملاقات کی اور بنارس میں تیسری آل انڈیا سنی کانفرنس کی اجازت حاصل کی۔ آپ نے کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ اس کانفرنس میں 5000 سے زائد علماء کرام و مشائخ عظام نے آپ کو اپنی حمایت کا یقین دلایا۔

مختلف تحاریک میں کردار: آپ نے فتنہ ارتداد، شدھی تحریک، تحریک خلافت، تحریکِ ہجرت، تحریکِ آزادی کشمیر، تحریک علی گڑھ یونیورسٹی، تحریک مسجد شہید گنج، تحریک سارد ا ایکٹ غرضیکہ برصغیر کی تمام مسلم تحریکوں میں مجاہدانہ اور قائدانہ کردار ادا کیا۔

امیرِ ملت اور تحریک پاکستان: ڈاکٹر محمد زاہد نے امیر ملت اور تحریک پاکستان پر P.hd کی ہے۔ آپ کا کردار تحریک پاکستان میں تاریخ کا ایک سنہری باب ہے اور نوجوان نسل کیلئے مشعل راہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنتے ہی آپ کی آنکھیں نم ہو جاتی تھیں۔

زیاراتِ حرمینِ پاک: آپ نے 72 بار سے زائد مرتبہ حج وعمرہ اور زیارات حرمین پاک کی سعادت حاصل کی۔ سخاوت کا یہ عالم تھا کہ عرب کے لوگ آپ کو ابو العرب کہتے تھے۔ اس دور کے علماء فضلاء مشائخ اور دانشور آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ جن میں علامہ محمد اقبالؒ، قائد اعظمؒ، مولانا نعیم الدین مراد آبادیؒ، محدث کچھوچھویؒ، مولانا عبد الحامد بدایونیؒ، علامہ عنایت اللہ صرائےؒ، مولانا محمد اسحٰق مانسہرویؒ وغیرہ شامل تھے۔

آپ نے تمام عمر دین اسلام کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ کوئی اسلامی اور ملی تحریک ایسی نہ تھی جسکو آپ نے چار چاند نہ لگائے ہوں۔ ہزاروں غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ لاکھوں مخلوقات کو آپ کے توسل سے راہ ہدایت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو دنیاوی دولت وحشمت سے اتنا نوازا کہ آپ کے ہاں ہر وقت ہزاروں لوگ کھانا کھاتے تھے۔

سنوسئ ہند: 4 مارچ 1931ء (لائلپور) فیصل آباد میں خلافت کانفرنس کے موقعہ پر مولانا شوکت علی نے آپ کو سنوسئ ہند کے لقب سے یاد کیا تھا۔

آپ کے اساتذہ کرام: حافظ شہاب الدین سے قرآن حفظ کیا۔ مولانا عبد الرشید سے اردو، فارسی کی ابتدائی کتابوں کا علم حاصل کیا۔ مولانا عبد الوہاب امرتسری سے صرف ونحو پڑھی دیگر اساتذہ کرام میں:۔

حضرت مفتی محمد عبداللہ ٹونکیؒ مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور۔ لکھنؤ میں مولانا محمد علی صاحبؒ، مولانا احمد حسن کانپوریؒ، مولانا میر محمد عبداللہؒ، مولانا عبدالقادر لاہوریؒ، مولانا ارشاد حسین رام پوریؒ، مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادیؒ، مولانا عبدالحق الہ آبادیؒ، مولانا عبدالعلی محدث پانی پتیؒ، مولانا محمد عمر ضیاء الدین شیخ الحدیثؒ استنبول (ترکی)۔

مساجد و مدارس اور انجمنوں کا قیام: 1904ء لاہور میں انجمن خدام الصوفیہ کا قیام عمل میں آیا۔ انجمن اسلامیہ سیالکوٹ، انجمن حمایت اسلام لاہور، انجمن حزب الاحناف لاہور، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، ندوۃ العلماء لکھنؤ اور متعدد دینی و مساجد و مدارس کے قیام میں اہم کردار ادا کیا اور بیش بہا مالی امداد فراہم کی۔ آپ کی کاوشوں سے مدینہ المنورہ میں حاجیوں کی خدمت کیلئے جماعت منزل کا قیام عمل میں لایا گیا۔

آل انڈیا سنی کانفرنس: 27 اپریل 1946ء کو بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا فقید المثال اجلاس ہوا۔ پانچ ہزار علماء کرام اور مشائخ عظام نے شرکت فرمائی۔

امیر ملت کا قائداعظم کے نام خط: 27 جولائی 1946ء کو آپ نے خط لکھا۔

قائداعظم نے 13 اگست 1946ء کو نیو دہلی سے خط کا جواب دیا۔

مریدین کی تعداد: لاکھوں افراد نے آپ کے دست حق پرست پر سلسلہ نقشبندیہ جماعتیہ میں شمولیت اختیار کی۔

شارداا یکٹ 1930ء کو بنفسِ نفیس آپ نے توڑا۔

مسجد شہید گنج: 1935ء میں مسجد شہید گنج کیلئے تحریک چلی تو امیر ملت ؒ نے اپنے بے مثال عالمانہ فاضلانہ خطاب کے ذریعے لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مسجد کی بازیابی کیلئے بے پناہ جوش وجذبہ پیدا کردیا۔ اسی دوران آپ نے پانچ لاکھ مسلمانوں کے فقید المثال جلوس کی قیادت فرمائی۔

علمی قابلیت: آپ کو 27 علوم پر عبور حاصل تھا۔ تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا ''مجھے دس ہزار احادیث معہ اسناد زبانی یاد ہیں جسکا دل چاہے میرا امتحان لے لے۔''

قائداعظم کو دوبارہ مبارکبادی کا خط امیر ملت ؒ نے لکھا تو قائداعظم نے جوابی خط 6 اگست 1947 کو لکھا۔

قائداعظم صاحب!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

گذشتہ ہفتہ میں ایک پیغام عزم حج کی مبارکبادی پر بھیج چکا

ہوں۔اب دوسری مرتبہ آپ کو مسلم لیگ کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں کیوں کہ مسلم لیگ کی کامیابی کا سہرا ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں سے خداوند کریم نے آپ ہی کے نصیب فرمایا اور باوجود پانچ گروہوں کی سخت مخالفت کے خداتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے محض آپ کو کامیابی بخشی حالانکہ مخالفین کو آپ کی مخالفت میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپیہ صرف کرنے کے بعد بھی روسیاہی اور ذلت نصیب ہوئی۔انہوں نے کوشش کی کہ مسلمانوں کو آپ سے برگشتہ کر کے بقول کشمیر گاندھی کا۔۔۔۔بنایا جائے ۔مگر سوائے تین شخصوں کے اور کسی کو بھی گاندھی کا۔۔۔۔۔۔نہ بنا سکے۔

آفریں یاد بریں ہمت مردانہ ءتو ایں کارازتو آید مرداں چنیں کنفد

اس پیغام میں دوسری مبارکباد حضور نظام اور اہل حیدر آباد کو دیتا ہوں۔جنہوں نے آپ کو سونے سے وزن کر کے دس کروڑ مسلمانوں کی لاج رکھ لی۔کیوں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک سونے سے وزن کرنے کی عزت سوائے آغا خاں صاحب اور آپ کے علاوہ کسی بادشاہ کو بھی نصیب نہیں ہوئی۔کیوں کہ خداتعالیٰ نے ساری دنیا کے مسلمانوں سے برگزیدہ کر کے آپ کو یہ مرتبہ نصیب فرمایا ہے۔

اب آپ کا فرض ہے کہ ان ہزار ہا اشغال کو چھوڑ کر اپنے وعدے کے مطابق اس بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر اور دربار شریف حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم پر حاضر ہو کر اس کا شکریہ ادا کریں۔ اور فقیر کے پیغام کو معمولی نہ سمجھیں۔ عید الفطر کے بعد ہوائی جہاز میں سوار ہو کر اچی پہنچ کر دوسرے دن مکہ پہنچ جائیں۔ اور پانچ دن مناسک حج ادا کر کے دو تین گھنٹے میں مدینہ طیبہ حاضر ہو جائیں۔

وہاں ہفتہ عشرہ قیام فرما کر تیسرے دن کراچی پہنچ جائیں اسی میں آپ کے کل بیس دن کے قریب صرف ہوں گے۔ جس وقت یہ نیاز نامہ پہنچے اس وقت اپنے عزم بالجزم سے بذریعہ تار علی پور سیداں، قلعہ سوبھا سنگ تار گھر کے پتے پر فقیر کو مطلع فرمائیں۔ آپ کے ٹیلی گرام کا سخت انتظار رہے گا۔

بر کریماں کارہا دشوار نیست

راقم: سید جماعت علی عفی اللہ عنہ از علی پور سیداں ۱۷ جولائی ۱۹۴۶

بعد میں حضرت نے قائد اعظم کو ایک خط انگریزی میں بھی بجھوایا جس میں مناسک حج اور زیارت کی تفصیلات مقامات کے فاصلے اور اخراجات تک تحریر کرائے تھے۔

قائد اعظم نے ۱۳ اگست ۱۹۴۴ء کو جواب لکھا جس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

ڈیئر سید جماعت علی شاہ صاحب ۱۷ جولائی کے خط کے لئے بہت شکریہ آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان میں تیزی سے جو تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ ان کی بنا پر میرے لئے اس وقت ہندوستان سے دور ہونا ممکن نہیں۔

آپ کے شکریہ کے ساتھ آپ کا مخلص ایم اے جناح

جب پاکستان کی منزل قریب آ گئی برصغیر کے مسلمانوں کی قربانیاں رنگ لا رہی تھیں۔ صبح طلوع ہونے کا اعلان ہو گیا۔ تو حضرت نے قائداعظم کو مبارکباد کا خط لکھا۔ جس کے جواب میں قائداعظم نے ۱۶ اگست ۱۹۴۷ کو جو خط لکھا تھا وہ درج ذیل ہے۔

۱۰۔ اورنگ زیب روڈ نیو دہلی ۱۲ اگست ۱۹۴۷

ڈیئر پیر صاحب!

آپ کی نیک تمناؤں اور مبارکبادوں کا بہت بہت شکریہ اور مجھے یقین ہے کہ مسلمان خوش ہیں کہ آخر کار ہم نے دو سو سال کی غلامی کے بعد پاکستان کی آزاد اور خود مختار مملکت بنا لی۔ آپ نے از راہ لطف مجھے شفتالوؤں کا جو پارسل ارسال کیا ہے۔ اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بہترین تمناؤں کے ساتھ آپ کا مخلص: ایم اے جناح

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد آپ نے قائداعظم اور دوسرے زعماء کو مبارکباد کے تار بھی ارسال کیے قائداعظم کو مبارکباد کے تار میں تحریر فرمایا۔

''ملک گیری آسان ہے، ملک داری بہت مشکل ہے اللہ تعالیٰ آپ کو ملک داری کی توفیق عطا فرمائے''۔ (آمین)

سفرِ آخرت: آخر کار ولائیت آسمانی کے نیرِ اعظم نے 31 اگست 1951ء بروز جمعرات و جمعہ کی درمیانی شب 11 بجے رات اس دارِ فانی سے سفر آخرت فرمایا۔ آپ کا روضہ مبارک علی پور سیداں شریف میں آج بھی مرجع خلائق ہے اور آپ کا سالانہ عرس مبارک ہر سال 10+11 مئی کو علی پور سیداں شریف (ضلع نارووال) میں بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

رُباعی

بَلَغَ عُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجَا بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

شجرۂ طیبہ کے اسمائے گرامی

۱۔ رسول اکرم و نبی معظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ امیر المومنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۳۔ سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۴۔ سیدنا حضرت قاسم ابن محمد ابن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

۵۔ سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

۶۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ حضرت بوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ حضرت خواجہ محمد عارف دیوگری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ حضرت خواجہ محمد الخبیر فغنوی رضی اللہ عنہ

۱۳۔ حضرت خواجہ عزیزاں علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ حضرت بابا سماسی رحمۃ اللہ عنہ

۱۵۔ حضرت خواجہ میر کلال رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین بخاری نقشبند اول رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ حضرت خواجہ محمد زاہد وخشی رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ حضرت خواجہ درویش رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔ حضرت خواجہ محمد مقتدیٰ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۔ حضرت مجدد الفثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ

۲۶۔ حضرت خواجہ حجۃ اللہ نقشبندِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

۲۸۔ حضرت خواجہ قطب الدین حیدر رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ حضرت خواجہ حافظ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۳۰۔ حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

۳۱۔ حضرت بابا فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ

۳۲۔ حضرت خواجہ نور محمد تیراہی رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۔ حضرت بابا فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

۳۴۔ حضرت امیر ملت قبلۂ عالم مجدد دوران سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

پدری شجرۂ نسب

۱۔ رسول اکرم و نبی محترم حضرت محمد ﷺ
۲۔ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا بنت رسول خدا ﷺ زوجہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۔ حضرت حسین ابن علی سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۔ حضرت علی ابن حسین زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵۔ حضرت محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۶۔ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۷۔ حضرت محمد مامون قطب شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ حضرت علی عارض رحمۃ اللہ علیہ
۹۔ حضرت حسین رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۔ حضرت سید طاہر احمد رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۔ حضرت سید ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ
۱۲۔ حضرت سید عارف رحمۃ اللہ علیہ
۱۳۔ حضرت سید خسرو رحمۃ اللہ علیہ
۱۴۔ حضرت سید اسد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
۱۵۔ حضرت سید کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۔ حضرت سید نور اللہ رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۔ حضرت سید عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
۱۸۔ حضرت سید شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ
۱۹۔ حضرت سید خلیل اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ حضرت سید حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ حضرت سید نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔ حضرت سید منصور رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ حضرت سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۔ حضرت سید علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ حضرت سید علی رحمۃ اللہ علیہ

۲۶۔ حضرت سید امام الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ حضرت سید میر احمد رحمۃ اللہ علیہ

۲۸۔ حضرت سید محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ حضرت سید حسین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

۳۰۔ حضرت سید محمد سعید نوروز رحمۃ اللہ علیہ

۳۱۔ حضرت سید علی رحمۃ اللہ علیہ

۳۲۔ حضرت سید میر محمد رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۔ حضرت سید عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ

۳۴۔ حضرت سید امان اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۳۵۔ حضرت سید محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ

۳۶۔ حضرت سید محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ

۳۷۔ حضرت سید منور علی رحمۃ اللہ علیہ

۳۸۔ حضرت سید کریم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۳۹۔ امیر ملت محی السنت مجدد دوران قیوم زمان قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین
حضرت حاجی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوریؒ

(از کتاب سیرت امیر ملت ص 42)

مادری شجرہ نسب

۱۔ رسول اکرم و نبی محترم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ سیدۃ النسا فاطمۃ الزاہرا رضی اللہ عنہا بنت رسولِ خدا زوجہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۳۔ حضرت حسین بن علی سید الشہدا رضی اللہ عنہ

۴۔ حضرت علی بن حسین امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

۵۔ حضرت محمد باقر رضی اللہ عنہ

۶۔ حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ

۷۔ حضرت محمد مامون قطب شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ حضرت علی عارض رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ حضرت حسین رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ حضرت سید طاہر احمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ حضرت سید ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ حضرت سید عارف رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ حضرت سید خسرو رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ حضرت سید اسد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ حضرت سید کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔ حضرت سید نور اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ حضرت سید عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ حضرت سید شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ حضرت سید خلیل اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ حضرت سید حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ حضرت سید نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔ حضرت سید منصور رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ حضرت سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۔ حضرت سید علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ حضرت سید علی رحمۃ اللہ علیہ

۲۶۔ حضرت سید امام الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ حضرت سید میر احمد رحمۃ اللہ علیہ

۲۸۔ حضرت سید محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ حضرت سید حسین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

۳۰۔ حضرت سید محمد سعید نوروز رحمۃ اللہ علیہ

۳۱۔ حضرت سید علی رحمۃ اللہ علیہ

۳۲۔ حضرت سید میر محمد رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۔ حضرت سید عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ

۳۴۔ حضرت سید عزیز الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

۳۵۔ حضرت سید محمد خلیل رحمۃ اللہ علیہ

۳۶۔ حضرت سید دسوندھی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۳۷۔ حضرت سید حسن علی رحمۃ اللہ علیہ

۳۸۔ نور فاطمہؒ بنت حضرت سید حسن علیؒ زوجہ حضرت سید کریم شاہؒ

۳۹۔ امیرِ ملت محی السنّت مجدد دوراں قیوم زمان قدوۃ السالکین
زبدۃ العارفین حضرت حاجی حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوریؒ

اسماءِ مبارکہ

(اولیاءِ علی پور سیداں شریف۔ نارووال)

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن

تاریخ وصال

۱۔ سید کریم شاہ صاحب والدِ محترم قبلہ امیرِ ملت — منگل ۴ صفر۔1902ء

عمر 125 سال — 1320ھ

۲۔ سیدہ نور فاطمہ والدہ محترمہ قبلہ امیر ملت — 1932ء

۳۔ امیرِ ملت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری — 30 اگست 1951ء

عمر 110 سال 26 ذیقعد 1370ھ

۴۔ پیر سید نجابت علی شاہ برادرِ اکبر امیر ملت — 1918ء

۵۔ پیر سید صادق علی شاہ برادرِ اصغر امیر ملت — 1924ء

۶۔ سیدہ امیر بیگم دخترِ توکل شاہ صاحب، اہلیہ محترمہ امیر ملت — 15 نومبر 1920ء

۷۔ خادم الملت پیر سید خادم حسین شاہ، منجھلے بیٹے امیر ملت — 22 اکتوبر 1951ء

۸۔ سراج الملت پیر سید محمد حسین شاہ — 16 اکتوبر 1961ء

بڑے بیٹے امیر ملت (سجادہ نشین اول)

۹۔ شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ (شاہ بابا) — 11 مئی 1978ء

عمر 90 سال چھوٹے بیٹے امیر ملت (سجادہ نشین دوم)

۱۰۔ جوہرِ ملت پیر سید اختر حسین شاہ ولد محمد حسین شاہ — 06 اکتوبر 1980ء

پوتے امیر ملت (سجادہ نشین سوئم)

۱۱۔ پیر سید انور حسین شاہ ولد محمد حسین شاہ، پوتے امیر ملت 19 اکتوبر 1972ء

۱۲۔ پیر سید بشیر حسین شاہ ولد نور حسین شاہ، پوتے امیر ملت 29 اپریل 1976ء

۱۳۔ معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ ولد اولاد حسین شاہ 29 دسمبر 1986ء

نواسے امیر ملت

۱۴۔ شرف الملت پیر سید محمد اشرف شاہ ولد اختر حسین شاہ 2 مارچ 2006ء

پڑپوتے امیر ملت

۱۵۔ نجم الملت پیر سید نذر حسین شاہ ولد خادم حسین شاہ عمر 77 سال 8 فروری 2009ء

پوتے امیر ملت

۱۶۔ فخرِ ملت پیر سید افضل حسین شاہ ولد اختر حسین شاہ پڑپوتے امیر ملت

وصال: چار جولائی 2012 بمطابق 13 شعبان 1433ھ بروز بدھ عمر 70 سال

سجادہ نشین چہارم

موجودہ شہزادگانِ امیرِ ملت

۱۷۔ ظفر الملت پیر سید ظفر حسین شاہ ولد افضل حسین شاہ سجادہ نشین پنجم

۱۸۔ قمر الملت پیر سید خورشید حسین شاہ ولد اختر حسین شاہ پڑپوتے امیر ملت

۱۹۔ مہر الملت پیر سید منور حسین شاہ ولد اختر حسین شاہ پڑپوتے امیر ملت (سجادہ نشین پنجم)

۲۰۔ جاہ الملت پیر سید ذاکر حسین شاہ ولد اختر حسین شاہؒ پڑپوتے امیر ملت

۲۱۔ فوز الملت پیر سید مظفر حسین شاہ ولد اختر حسین شاہؒ پڑپوتے امیر ملت

۲۲۔ شوق الملت پیر سید اشتیاق حسین شاہ ولد نذر حسین شاہؒ پڑپوتے امیر ملت

۲۳۔ شان الملت پیر سید منظر حسین شاہ ولد نذر حسین شاہؒ پڑپوتے امیر ملت

☆☆☆

شجرۂ طیبہ نقشبندیہ مجدّدیہ

از جناب ماسٹر محمد کرم الٰہی صاحب بی اے، ایل ایل بی، ایڈووکیٹ سیالکوٹ
خلیفۂ مجاز حضرت قبلۂ عالم قدس سراہ العزیز

اے خدا دارین میں خیر الوریٰ ﷺ کا ساتھ ہو
شافعِ اعظم حبیب کبریا ﷺ کا ساتھ ہو

حضرت صدیقؓ و سلمانؓ قاسمؒ ذی التقا
جعفر صادقؒ امام الاصفیا کا ساتھ ہو

بایزیدؒ و بوالحسنؒ بوالقاسمؒ وشہِ بو علیؒ
یوسف ہمدانیؒ یوسف لقا کا ساتھ ہو

عبدالخالق غجدوانیؒ عارفؒ و محمودؒ کا
اور عزیزان علیؒ حق نما کا ساتھ ہو

حضرت بابا سماسیؒ سید میر کلالؒ
شہ بہاؤالدینؒ شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

خواجہ عطارؒ و یعقوبؒ و عبیداللہؒ ولی
خواجہ زاہد محمدؒ پارسا کا ساتھ ہو

خواجہ درویشؒ و امکنگیؒ محمد مقتدا
حضرت باقی باللہؒ باخدا کا ساتھ ہو

اور مجدد الف ثانیؒ خواجۂ معصومؒ کا
حجۃ اللہؒ اور زبیرؒ اولیا کا ساتھ ہو

خواجہ قطب الدین اشرفؒ شہ جمال اللہؒ ولی
سید عیسیٰ شہِ فیض اللہ شاہ کا ساتھ ہو

خواجہ نور محمدؒ بابا تیراہی فقیرؒ
شہ جماعت علی مقتدا کا ساتھ ہو

میرِ ملت غوثِ اعظم اور قیومِ زماں
اس مجددِ عصر صدرِ اولیا کا ساتھ ہو

عارف کامل ولی و متقی پرہیزگار
شہ محمد حسینؒ شاہ اتقیا کا ساتھ ہو

بہرِ حسنینؓ و علیؓ و سیدہ خیر النساؓ
روزِ محشر شافعِ روزِ جزا کا ساتھ ہو

جملہ یارانِ طریقت کا بروزِ حشر بھی
نقشبندی سلسلے کے اولیاء کا ساتھ ہو

(سیرت امیر ملت ص 72)

شجرہ مختصرہ

الٰہی غرقِ دریائے گناہم مغفرت خواہم
توسل پیش تو آوردہ ام پاکانِ خاصان را
بزُہد سیدِ افضل بپاسِ حضرتِ اختر
بہ فیضِ مرشدی نورِ حسینِ صاحبِ تقویٰ

طفیلِ مرُشدی مولائے من لطفم تو ہم خواہم
کہ ذاتِ پاک اوُ بوُدہ سراجِ ملتِ بیضا
بپائے حضرتِ شاہِ جماعت ذرۂ خاکم
فقیر و نور دارم رہبر و فیض اللہ و عیسیٰ

جمال اللہ قطب الدین ، زبیر و حجۃ اللہ ہم
شفیع آوردہ ام معصوم و شیخِ احمد مجدّد را
طفیلِ باقی باللہ و بروحِ خواجہ امکنگی
بہ درویش و محمد زاہد و شاہِ عبید اللہ

شہِ یعقوب چرخی و حضرتِ خواجہ علاؤالدین
بہاؤالدین شاہِ نقشبندِ اوّلِ اولیٰ
کلال و بابا سماسی ، علی محمود و شہِ عارف
بہ عبدالخالق و یوسف بجاہِ بوعلی اعلیٰ

بحقِ بوالحسن خرقانی و ہم شاہ بسطامی
بہ جعفر صادق و قاسم بہ سلمانِ فارسی مولیٰ
بصدقِ حضرتِ صدیق و نورِ احمد مرسل ﷺ
مرا یا رب محبت معرفت رحمت عطا فرما

(حامد جماعتی)

حضرت امیر ملت محدّث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

کے خلفائے عظام کے اسمائے گرامی

۱۔ حضرت سراج الملت الحاج حافظ مولانا سید محمد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ سجادہ نشینِ اول۔ فرزندِ اکبر امیرِ ملت رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت خادم الملت الحاج حافظ سید خادم حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (فرزند دوم)۔ امیرِ ملت رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت شمس الملت الحاج حافظ سید نور حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (شاہ بابا) سجادہ نشین ثانی۔ فرزندِ سوم امیرِ ملت رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ حضرت الحاج مولانا محمد حسین صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ (بی۔اے)۔

۵۔ حضرت الحاج حافظ ظفر علی صاحب پسروری رحمۃ اللہ علیہ۔

۶۔ حضرت الحاج مولانا محبوب احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

۷۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بیکانیری رحمۃ اللہ علیہ۔

۸۔ حضرت مولانا غلام احمد صاحب اخگر امرتسری رحمۃ اللہ علیہ۔

۹۔ حضرت مولانا غلام محی الدین صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۰۔ حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۱۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب یاغستانی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۲۔ حضرت مولانا میر محمد صاحب میسوری رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۳۔ حضرت سید عبداللطیف صاحب کابلی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۴۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ حسین صاحب بنگلوری رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۵۔ حضرت مولانا غلام محمد صاحب رنگ پٹنی (دکن) رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۶۔ حضرت مولانا سید میر یحییٰ صاحب بنگلوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ حضرت سید محمد شفیع صاحب گورداسپوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ حضرت خواجہ احمد شاہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ حضرت پیر حیات محمد صاحب سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ حضرت کریم بخش صاحب قصوری (بی۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ حضرت محمد ایوب صاحب مردانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔ حضرت مولانا امام الدین صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ حضرت پیر سید ولایت شاہ صاحب گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۔ حضرت ڈاکٹر اللہ دتا صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ حضرت مولانا قطب الدین صاحب جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۶۔ حضرت ماسٹر کرم الٰہی صاحب سیالکوٹی (بی اے، ایل ایل بی) رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ حضرت مولانا قاضی حفیظ الدین صاحب رہتکی رحمۃ اللہ علیہ

۲۸۔ حضرت مولانا عبدالمجید صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ حضرت الحاج نصیب خان صاحب رہتکی رحمۃ اللہ علیہ

۳۰۔ حضرت مولانا عابد حسین صاحب فریدی ایم اے رحمۃ اللہ علیہ

۳۱۔ حضرت مولانا حامد حسین صاحب قادری پروفیسر رحمۃ اللہ علیہ

۳۲۔ حضرت مولانا محمد خوب صاحب احمد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۔ حضرت بخشی مصطفٰے علی خاں صاحب بنگوری رحمۃ اللہ علیہ

۳۴۔ حضرت سید محمود شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

۳۵۔ حضرت حافظ سلطان احمد صاحب پشاوری رحمۃ اللہ علیہ

۳۶۔ حضرت حافظ علی احمد جان صاحب پشاوری رحمۃ اللہ علیہ

۳۷۔ حضرت سید محمد شاہ صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۸۔ حضرت سید عبد القاضی صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۹۔ حضرت مولانا سعید احمد شاہ صاحب کوہاٹی رحمۃ اللہ علیہ۔

۴۰۔ حضرت محمد اکبر خان صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ۔

۴۱۔ حضرت محبوب عالم صاحب بجنوری رحمۃ اللہ علیہ۔

۴۲۔ حضرت الحاج حافظ نور احمد صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ۔

۴۳۔ حضرت سید ولی محمد شاہ صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ۔ (چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ)

۴۴۔ حضرت مولوی محمد عظیم صاحب گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ۔

۴۵۔ حضرت صوفی محمد عظیم صاحب فیروز پوری۔ بی اے رحمۃ اللہ علیہ۔

۴۶۔ حضرت مولانا محمد عالم صاحب میر پوری رحمۃ اللہ علیہ۔

۴۷۔ حضرت مولانا محمد امین صاحب الٰہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔

۴۸۔ حضرت سید جعفر شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔

۴۹۔ حضرت مولانا محمد مقصود صاحب بنگالی رحمۃ اللہ علیہ۔

۵۰۔ حضرت پیر افضل شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔

۵۱۔ حضرت پیر گل شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔

۵۲۔ حضرت پیر عبد الرحمان صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔

۵۳۔ حضرت بھائی ذاکر علی صاحب رہتکی (کراچی) رحمۃ اللہ علیہ۔

۵۴۔ حضرت الحاج سرور خان صاحب کوہاٹی رحمۃ اللہ علیہ۔

۵۵۔ حضرت الحاج حکیم خادم علی صاحب سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ۔

۵۶۔ حضرت مولوی محمد شریف صاحب سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ۔

۵۷۔ حضرت ڈاکٹر میر ہدایت اللہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ۔

۵۸۔ حضرت حافظ عبد الحمید صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

۵۹۔ حضرت صوفی خوشی محمد صاحب فیروز پوری (ملتان) رحمۃ اللہ علیہ۔

۶۰۔ حضرت قاری شہاب الدین صاحب حیدر آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔

۶۱۔ حضرت مولانا محمد واصل صاحب جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ۔

۶۲۔ حضرت حکیم سید قمر احمد صاحب اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔

۶۳۔ حضرت بابا فیروز الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

۶۴۔ حضرت الحاج منشی احمد الدین صاحب گجرات رحمۃ اللہ علیہ۔

۶۵۔ حضرت مولانا محمد غوث صاحب سکھو چک ضلع سیالکوٹ رحمۃ اللہ علیہ۔

۶۶۔ حضرت مولانا پروفیسر ابو الحامد میر محمود صاحب میسوری رحمۃ اللہ علیہ۔

۶۷۔ حضرت مولانا نوازش علی صاحب حیدر آبادی (دکن) رحمۃ اللہ علیہ۔

۶۸۔ حضرت مولانا محمد عمر صاحب نعیمی مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔

۶۹۔ حضرت مولانا سید محمد محمود صاحب (عدن) رحمۃ اللہ علیہ۔

۷۰۔ حضرت مولانا محمد انصر صاحب مدراسی رحمۃ اللہ علیہ۔

۷۱۔ حضرت مولانا منظور شاہ صاحب ناگپوری رحمۃ اللہ علیہ۔

۷۲۔ حضرت مولانا حسن بیگ صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ۔

۷۳۔ حضرت مولانا رجب علی صاحب جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ۔

۷۴۔ حضرت مولانا سید محی الدین صاحب کولاری (دکن) رحمۃ اللہ علیہ۔

۷۵۔ حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب نیل گری (دکن) رحمۃ اللہ علیہ۔

۷۶۔ حضرت مولانا محمود خان صاحب صفی (گنجام۔دکن) رحمۃ اللہ علیہ۔

۷۷۔ حضرت الحاج نبی بخش صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ۔

۷۸۔ حضرت مہر امیر اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

۷۹۔ مولانا عبدالقیوم صاحب الٰہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔

۸۰۔ سید عبداللطیف صاحب کابلی رحمۃ اللہ علیہ۔

۸۱۔ مولانا محمد عبداللہ حسین صاحب بنگلوری رحمۃ اللہ علیہ۔

۸۲۔ مولانا غلام محمد صاحب رنگ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ۔

۸۳۔ مولانا سید محمد یحییٰ صاحب بنگلوری رحمۃ اللہ علیہ۔

۸۴۔ سید محمد شفیع صاحب گورداسپوری رحمۃ اللہ علیہ۔

۸۵۔ مولوی محمد ایوب صاحب مروانی رحمۃ اللہ علیہ۔

۸۶۔ سید محمد شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔

۸۷۔ مولوی محبوب عالم صاحب بجنوری رحمۃ اللہ علیہ۔

۸۸۔ مولانا محمد امین صاحب الٰہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔

۸۹۔ مولانا نوازش علی صاحب حیدر آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضور قبلہ فخرِ ملت

حضرت پیر سید افضل حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

کا پسندیدہ نعتیہ کلام اور مناقبِ امیرِ ملت رحمۃ اللہ علیہ

چہارم سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ جماعتیہ

علی پور سیداں شریف ضلع نارووال

حمدِ باری تعالیٰ

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافعِ بلایا تمہیں شافعِ خطایا
کوئی تم سا کون آیا

وہ کنواری پاک مریم وَنَفَختُ فِیہِ کا دم
ہے عجب نشانِ اعظم مگر آمنہؓ کا جایا
وہی سب سے افضل آیا

یہی بولے سدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

فَاِذَا فَرَغتَ فَانصَبْ یہ ملا ہے تم کو منصب
جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقتِ بخشش آیا
کرو قسمت عطایا

وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ کرو عرض سب کے مطلب
کہ تمہیں کو تکتے ہیں سب کرو ان پر اپنا سایا
بنو شافعٔ خطایا

ارے اے خدا کے بندو! کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
مرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا
نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضاؔ ترے دل کا پتہ چلا بہ مشکل
درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
یہ نہ پوچھ کیسا پایا

کبھی خندہ زیرِ لب ہے کبھی گریہ ساری شب ہے
کبھی غم کبھی طرب ہے نہ سبب سمجھ میں آیا
نہ اسی نے کچھ بتایا

کبھی خاک پر پڑا ہے سر چرخ زیرِ پا ہے
کبھی پیش در کھڑا۔ہے سر بندگی جھکایا
تو قدم میں عرش پایا

کبھی وہ تپک کہ آتش کبھی وہ ٹپک کہ بارش
کبھی وہ ہجومِ نالش کوئی جانے ابر چھایا
بڑی کوششوں سے آیا

کبھی گم کبھی عیاں ہے کبھی سرد گہ تپاں ہے
کبھی زیرِ لب فغاں ہے کبھی چپ کہ دم نہ تھایا
رخ کام جاں دکھایا

یہ تصوراتِ باطل ترے آگے کیا ہیں مشکل
تری قدرتیں ہیں کامل انہیں راست کو خدایا
میں انہیں شفیع لایا

☆☆☆☆☆ (اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں)

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

جن کے تلووں کا دھووَن ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ

خَلق سے اولیاء ، اولیاء سے رُسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
اِنکا اُنکا ہمارا تمہارا نبی ﷺ

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

سارے اونچوں میں اونچا سمجھئے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی ﷺ

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

☆☆☆☆☆ (اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں)

محمد مصطفےٰ ﷺ آئے حبیب کبریا ﷺ آئے
مناؤ مومنو خوشیاں کہ محبوبِ خدا آئے

ملی ہے آپ کے صدقے صحابہؓ کو یہ عظمت بھی
زمانے بھر کے بن کے آپ ﷺ ہادی رہنما آئے

ہوا کونین میں اک شور برپا اور صدا آئی
وہ دیکھو مصطفےٰ ﷺ آئے وہ دیکھو مصطفےٰ ﷺ آئے

سرِ محفل کبھی جب بھی پڑھی ہے نعت رحمتؔ نے
اسے بھی داد دینے کیلئے شاہ و گدا آئے

(حاجی رحمت علی رحمتؔ) ☆☆☆☆☆ (از کتاب رحمت بیکراں)

میٹھا میٹھا ہے میرے محمد ﷺ کا نام

میٹھا میٹھا ہے میرے محمد ﷺ کا نام
ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام

وہ ہیں محبوبِ داور بھی مطلوب بھی
جانِ یوسفؑ بھی ہیں فخرِ یعقوبؑ بھی
جن کا نبیوں کی صف میں ہے اونچا مقام
ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام

جن کی آمد پہ عالم سنوارا گیا
نوریوں کو زمین پر اتارا گیا
نام کی جن کے تھی ہر جگہ دھوم دھام
ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام

جس نے آکے سنوارا ہے دارین کو
جس کی رحمت نے ڈھانپا ہے کونین کو
جس کے دم سے ہی یہ رونقیں ہیں تمام
ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام

لا مکاں کے بنے ہیں وہی تو مکیں
جن کے نعلین کو چومے عرش بریں
جو خدا سے ہوئے عرش پر ہم کلام
ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام

وہ شفاعت کریں گے ہماری ضرور
ان کے صدقے سے ہی ختم ہوں گے قصور
وہ ہمارے نبی ﷺ ہیں ہم ان کے غلام
ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام

روح کی ہے غذا ذکر سرکار کا
اس سے ملتی ہے ذاکر کے دل کو جلا
ذکرِ سرکار کرتے رہو صبح و شام
ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام

بزم میں اپنی آتے ہیں سرکار خود
اپنے میخواروں کو پلاتے ہیں شاہِ اَبرار خود
چشمِ رحمت سے بھر بھر کے دیتے ہیں جام
ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام

ہیں نظر جس پہ رکھیں نبی محترم
اس پر دیکھا ہے میں نے کرم ہی کرم
ان کی محفل کا جو بھی کریں اہتمام
ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام

وقت لائے خدا جائیں دربار پر
اور کھڑے ہو کے روضۂ سرکار پر
پیش مل کر کریں ہم درود و سلام
ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام

التجا ہے یہ حافظؔ کی ذاتِ درود
وقت آخر زباں پر ہو جاری درود
ہو نگاہوں میں روضہ خیرُ الانام
ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام

☆☆☆ (حافظ محمد حسین آف فیصل آباد)

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَه، يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَآاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْ تَسْلِيْماً.

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر، اے ایمان والو! تم بھی اُن پر درود و سلام بھیجو۔

زمین و زماں تمہارے لئے

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے

چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے

ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں نہ بنی

یہ بے خبری میں خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک

زمین و فلک سماک وسمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر

یہ تیغ و سپر یہ تاج و قمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے

لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضاؔ کی زباں تمہارے لئے

☆☆☆☆☆ (اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلویؒ)

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِی نَظَرٍ مثلِ تو نہ شُد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا

اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰے من بیکس و طوفاں ہوش ربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیّا پار لگا جانا

یَا شَمْسُ نَظَرْتِ اِلٰی لَیْلِیْ چو بطیبہ رسی عرضے بکنی
توری جوت کی جھلجھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّ سَخَاکَ اَتَمْ اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رِم جھم رِم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

اَلْقَلْبُ شَجٌ وَّ الْھَمُّ شجُون دل راز چناں جاں زیرِ چنوں
پت اپنی بپت میں کاسے کہوں مرا کون ہے تیرے سوا جانا

اَلرُّوْحُ فِدَا فَزِدْ تَحَرُّقا یک شعلہ دگر برزن عشقا
موراتن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامۂ نوائے رضاؔ نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
ارشاد احبا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

☆☆☆☆☆

(اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی)

باتیں بھی مدینے کی

باتیں بھی مدینے کی راتیں بھی مدینے کی
جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی

تعریف کے لائق جب الفاظ نہیں ملتے
تعریف کرے کوئی کس طرح مدینے کی

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اس وقت سے گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

وہ اپنی نگاہوں سے مستانہ بناتے ہیں
زحمت بھی نہیں دیتے مے خوار کو پینے کی

یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا
کوشش نہ کرے کوئی اس زخم کو سینے کی

طوفان کی کیا پرواہ یہ ڈوب نہیں سکتا
ضامن ہے دعا ان کی امت کے سفینے کی

ہر سال کے آنے کا ہے راز یہی مرزاؔ
سرکار ﷺ بناتے ہیں تقدیر کمینے کی

(مرزا)

☆☆☆☆☆

نعت شریف

حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے
جو یادِ مصطفےٰ ﷺ میں دل کو بہلایا نہیں کرتے

زباں پہ شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

ارے او ناسمجھ قربان ہو جا ان کے روضے پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

یہ دربارِ محمد ﷺ ہے یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

اگر ہو جذبۂ صادق تو ہم نے دیکھا ہے اکثر
وہ خود تشریف لے آتے ہیں تڑپایا نہیں کرتے

محمد مصطفےٰ ﷺ کے باغ کے سب پھول ایسے ہیں
جو بن پانی کے تر رہتے ہیں مرجھایا نہیں کرتے

رسول اللہ ﷺ اپنی بزم میں تشریف لاتے ہیں
مگر وہ دل کے اندھوں کو نظر آیا نہیں کرتے

جو اُن کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہیں اے حامد
کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

☆☆☆☆☆☆ (حامد)

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا ، نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

عمل کی اپنی اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس ان کی نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

عطا کیا مجھ کو دردِ الفت کہاں تھی یہ پُر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے

بشیر کہیئے نذیر کہیئے انہیں سراجِ منیر کہیئے
جو سر بسر ہے کلام ربی وہ میرے آقا کی زندگی ہے

تجلیوں کے کفیل تم ہو مرادِ قلبِ خلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے

ہے کعبہ بھی مرجع خلائق بہت نمایاں ہیں یہ حقائق
مگر جو مطلوب عاشقاں ہے حضور کے در کی حاضری ہے

کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تم ہی سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے

انہی کے در سے خدا ملا ہے انہی سے اس کا پتہ چلا ہے
وہ آئینہ جو کہ خود نما ہے جمالِ حسنِ حضور ہی ہے

شعور و فکر و نظر کے دعوے حدِ تعیّن سے بڑھ نہ جائے
نہ چھو سکے ان بلندیوں کو جہاں مقامِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے

☆☆☆☆☆ (خالد محمود)

اب میری نگاہوں میں

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

تم سا تو حسیں آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
کیا شانِ لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی

اے ظرفِ نظر دیکھ مگر دیکھ اَدب سے
سرکار کا جلوہ ہے تماشہ نہیں کوئی

ہوتا ہے جہاں ذکر محمد ﷺ کے کرم کا
اس بزم میں محرومِ تمنا نہیں کوئی

اعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے زمیں کو
افلاک پہ تو گنبدِ خضریٰ نہیں کوئی

سرکار کی رحمت نے مگر خوب نوازا
یہ سچ ہے کہ خالدؔ سا نکما نہیں کوئی

(خالد محمود)

لوحِ مزار پیر سید افضل حسین شاہ جماعتی ؒ

اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ، امام المحققین ، رئیس المتکلمین قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، جامع المعقول والمنقول، سلطان الطریقۃ، عارفِ ربانی، معدن جود وسخا، آفتاب رشد وھدایت، واقفِ رموزِ شریعت کاشفِ اسرارِ حقیقت، قطبِ دوراں، غوث زماں، عظیم المرتبت، فقیہِ اعظم، عالمی مبلغِ اسلام، مقبولِ بارگاہ رسالت ، پرور وردۂ آغوشِ ولائت، بحر علوم دیں، وارث علوم حضرت امیرِ ملت، جانشینِ حضرت امیرِ ملت تاجدارِ علی پور حضور

فخرِ ملت الحاج الحافظ القاری حضرت علامہ

پیر سید محمد افضل حسین شاہ جماعتی ؒ

نقشبندی مجددی نور اللہ مرقدہٗ

تاریخ ولادت 1942ء تاریخ وصال 4 جولائی 2012ء بروز بدھ

بمطابق 13 شعبان 1433ھ عمر مبارک 70 سال

☆ قبلہ امیرِ ملّت کی شان میں تحریر کردہ چند اشعار پیش ہیں۔

پنجتنؓ پاک کی تو ہے کلی — یا حضرت شاہ جماعت علیؒ
ولیوں میں تیری شان جَلی — یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

تو حسنؓ حسینؓ کا پیارا ہے — زہراؓ کی آنکھ کا تارا ہے
سر پہ ہے تیرے ظلِ علیؓ — یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

تیرا لقب امیرِ ملت ہے — تو ہادی راہِ ہدایت ہے
جاتی ہے مدینے تیری گلی — یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

امیرِ ملتؒ کا یہ ہے فیضان — بنایا مشائخ نے پاکستان
صدقے میں تیرے یہ نعمت ملی — یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

تیری مدحت لکھے شام و سحر — اک نظرِ کرم کردو اس پر
ہے غلاموں میں تیرے رحمتؔ علی — یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

(حاجی رحمت علی رحمت)

منقبت

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدثِ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

بڑی شان شانِ جماعت علیؒ ہے
کہیں شان ایسی نہ دیکھی سنی ہے

دو عالم کے سرور کا وارث یہی ہے
جگر گوشہ فاطمہؓ اور علیؓ ہے

مجدد صدی کا جماعت علیؒ ہے
یہ تجدید واحیائے دین کا دھنی ہے

میری روح میں آج بالیدگی ہے
علی پور سے ٹھنڈی ہوا آرہی ہے

علی پور مداوائے بے چارگاں ہے
دو عالم میں ان کی ہی چارہ گری ہے

پریشانیوں کا علاجِ مکمل
شہنشاہِ حضرت جماعت علیؒ ہے

ہمیں مل گیا کوچۂ شاہ جماعتؒ
غریبوں کو جائے پناہ مل گئی ہے

در شاہ جماعت کی ہو خیر یارب
یہی سے مری کشت ویراں ہری ہے

نہ گھبراؤ دکھیارو آؤ علی پور
یہاں سب دکھوں سے رہائی ملی ہے

جہاں بھی بساطِ دو عالم میں دیکھا
میرے پیر و مرشد کی جلوہ گری ہے

نہ کیوں جگ میں دھوم ہو شانِ سخا کی
یہاں ہر سوالی کی جھولی بھری ہے

یہ چاہے تو تقدیر بگڑی بنا دے
تو جماعت علیؒ خدا کا ولی ہے

فدا اپنا سب کچھ کروں کیوں نہ اُن پر
بنامِ جماعتؒ میری زندگی ہے

میں ہر ذرّے ذرّے پہ سجدہ کرونگا
مقدر سے ان کی گلی مل گئی ہے

ہے مُرشد ہمارا زمانے میں یکتا — امامِ اولیاء کی کھلی برتری ہے
جو پہنچوں سرِ حشر تو میں یہ دیکھوں — یہاں بھی میرے پیر کی سروری ہے
شہنشاہ بھکاری ہیں اس آستاں کے — یہ دربار شاہ جماعتؒ سخی ہے
وفورِ محبت سے سرشار ہوں میں — مجھے شاہ جماعتؒ سے الفت بڑی ہے
قویٰ سے ضعیفی سے اب مضمحل ہیں — میں پہنچوں علی پور تمنا بڑی ہے
علی پور پہنچا ہے شبیرؔ لازم — یہاں بے سکونی بہت بے کلی ہے
فلاحِ مقدر مبارک ہو شبیرؔ — علی پور سے دیرینہ نسبت تیری ہے

(محمد شبیر)

یا الٰہی اپنی ذاتِ ذوالعُلا کے واسطے
اپنے سارے انبیاء و اولیاء کے واسطے
مشکلیں آسان ہوں اور حاجتیں بَر آئیں سب
نقشبندی اولیاء و اَصفیاء کے واسطے

منقبت در شان اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امیر ملت مجدد دین وملت قیوم زماں ابوالعرب پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

اے پناہِ بیکساں اے حامیٔ دینِ خدا
واقفِ اسرارِ حق ، اے رازدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ناخدائے بحرِ عرفاں زینتِ بزمِ شہود
رہنمائے گمرہاں اے پیشوائے اتقیاء

رہنمائے سالکان و مقتدائے عارفاں
عالمِ علم شریعت فخرِ جملہ اصفیاء

اے کہ تیری ذات ہے آئینہ خُلقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور نمایاں ذات میں تیری ہے وصفِ مرتضےٰ رضی اللہ عنہ

اے کہ نامت در جہاں مشہور مثلِ آفتاب
شاہِ جماعت رحمۃ اللہ علیہ غوثِ اعظم معدنِ حلم و حیا

تیری فطرت تیری سیرت تیری عادت بیمثال
تیری صورت تیری طلعت تیری آنکھیں دلربا

ہو گئے شیدا تجھے سب دیکھ کر اہلِ جہاں
منظرِ شاہِ جماعت رحمۃ اللہ علیہ سب کے دل میں بس گیا

بحرِ ظلمت میں پھنسا ہوں پیرِ دوراں المدد
اک نگاہِ لطف سے مجھ کو کنارے پر لگا

تیرے در پر آ کے لاکھوں ہو گئے ہیں فیضیاب
گوہرِ رحمۃ اللہ علیہ ناشاد جائے در سے کیوں خالی بھلا

(مولانا غلام رسول گوہر رحمۃ اللہ علیہ)

منقبت حضور قبلۂ عالم امیرِ ملت رحمۃ اللہ علیہ

شاہ جماعت کے شاہانہ دربار پر مُردہ دل جب گئے زندگی مل گئی
تاجدارِ علی پور کی اٹھی نظر ہر نظر کو نئی روشنی مل گئی

ابن حیدرؓ کا جب آستاں مل گیا یہ جہاں مل گیا وہ جہاں مل گیا
مل گئی اس کو جنت خدا کی قسم پیرِ میرے کی جس کو گلی مل گئی

شاہ جماعتؒ محمد ﷺ کا دلدار ہے ان کا دربار حیدرؓ کا دربار ہے
گمرہوں کو یہاں منزلیں مل گئیں راہبروں کو یہاں راہبری مل گئی

شاہ جماعت کے جو بھی گدا بن گئے مولوی بن گئے پیشوا بن گئے
نار کو اک نظر سے گلستان کریں اس باغ کی جن کو کلی مل گئی

یہ سب فیض ہے شاہ جماعتؒ سرکار کا ورنہ صائم بے چارے کو کون جانتا
اس کے در سے محمد ﷺ کے دربار کی نعت خوانی ملی شاعری مل گئی

(صائم چشتی)

منقبت

☆ قابل صد احترام بانی اول مملکتِ خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان امیرِ ملت قبلہ حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدثِ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

امیرِ ملت اسلام تھا مہتابِ (ثروت) کا
کہ تھا مینار اک دینِ محمد ﷺ کی حمیت کا
تری شانِ جلالت سے تھا لرزہ قلبِ باطل میں
جہاں میں ترجمان تو تھا خدا کی وحدانیت کا
مراکز بن گئے توحید کے لحظہ میں بت خانے
کمال عشق تھا بیشک ترے درسِ ہدایت کا
دعائیں کرنے سے پہلے ہی سب منظور ہوتی تھیں
کرشمہ تھا یعنی اللہ سے عشق و محبت کا
بلاتفریق نفسانی یہاں بندہ نوازی تھی
یہاں نہ فرق تھا کوئی ارادت کا عقیدت کا
سیاست کو عبادت تو نے سمجھا وقتِ نازک میں
ہے لندن بھی تو لوھا مانتا اس تیری ہمت کا

ترا ممنون تھا دل سے پیارا قائد اعظمؒ
قصیدہ پڑھ رہا تھا وہ تری بے باک جرأت کا

جہد تری نے چمکایا یہاں خورشید آزادی
نہیں انکار ہو سکتا ہے اس زندہ کرامت کا

ترے سر پر ہی سہرا ہے نگاہِ حق شناساں میں
حقیقت میں تو ہی خالق ہے اس مسلم ریاست کا

وکالت سے ابھر کر بن گیا اک قائد اعظمؒ
یہی ثمرہ ہے بے شک تیری لمحہ بھر کی صحبت کا

خدائی فیض کا قاسم تو ہی ہے عصرِ حاضر میں
یہ منظر چشمِ دیدہ ہے یہاں اہل بصیرت کا

عجب انداز میں تقلید فرمائی رضاخاںؒ کی
عقیدہ کر دیا واضح جہاں میں اہلِ سنت کا

حقیقی آلِ احمد ﷺ نسلِ حیدرؓ حافظِ قرآن
محدث بھی مفسر بھی محبت کا اخوت کا

علی پور میں ہی شیرازی علیؒ کی جماعت ہے
یہاں پر درس جاری ہے محبت کا اخوت کا

خدا دیکھا نبی ﷺ دیکھا علیؓ دیکھا علی پور میں

یہ منظر چشمِ حافظ میں یہ دعویٰ ہے حقیقت کا

حقیقت میں ہے لاثانی و لافانی تری ہستی

جہاں میں ہر بشر ہے منتظر تری قرابت کا

ترا فیض و کرم جاری رہے گا روزِ محشر تک

نہیں کوئی بھی ثانی ہے تری حسن و سیرت کا

یہاں قانونِ باطل کا نہیں نام و نشاں کوئی

یہاں پر بول بالا ہے محمد ﷺ کی شریعت کا

یہ قدرت کی ودیعت ہے فقیری بھی امیری بھی

یہ ہے فیض خداوندی کرشمہ ہے مشیعت کا

جھکاتا ہے جو سر تعظیم اہل اللہ میں سرمدؔ

وہی ہے سر بلند ہوتا یہ ہے آئین فطرت کا

سرمد مرزا۔ رنسیوال

منقبت شاہِ جماعتؒ

محمد ﷺ کا گھرانا ہے گھرانا شاہِ جماعتؒ کا
بھرا ہے ہر خزانے سے خزانہ شاہِ جماعتؒ کا

سخی ابن سخی کا فیض بھی سب سے نرالا ہے
وظیفہ خوار ہے سارا زمانہ شاہِ جماعتؒ کا

اسی دل میں نبی ﷺ کے عشق کے انوار ملتے ہیں
ہے جس دل کے جھروکوں میں ٹھکانہ شاہِ جماعتؒ کا

جسے اہلِ نظر سب مرکزِ فیضان کہتے ہیں
وہ فردوسِ نظر ہے آستانہ شاہِ جماعتؒ کا

مرے ہاتھوں میں ہے محبوب کے محبوب کا دامن
خوش قسمت کہ ہے یہ دل نشانہ شاہِ جماعتؒ کا

ڈرا سکتے نہیں اس کو غموں کی دھوپ کے تیور
تنا ہے جس کے سر پر شامیانہ شاہِ جماعت کا

تجلی و ولائیت کا امیں ہے خاندان سارا
ہے کامل سب گھرانے کا گھرانہ شاہِ جماعتؒ کا

ولایت کے سبھی اسرار اس پر کھل گئے سارے
سنا جس نے بیانِ عارفانہ شاہِ جماعتؒ کا

غموں کا وار اے خالدؔ کبھی اس پر نہیں چلتا
زباں پر جس کی رہتا ہے فسانہ شاہِ جماعتؒ کا

☆☆☆☆☆ (خالد محمود)

منقبت شاہِ جماعت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تو گلشنِ زہراؓ کی وہ خوش رنگ کلی ہے
جس کے نفسِ گرم میں خوشبوئے علیؓ ہے

آئینہ رحمت ہے تیرا حُسن سراپا!
ہر بات تری خُلقِ محمد ﷺ میں ڈھلی ہے

نانا ﷺ ہیں تیرے مالک و مختارِ دو عالم
یہ رسم سخاوت کی ترے گھر سے چلی ہے

ہوتا ہے ترے قریب سے عرفان محمد ﷺ
انوارِ مدینہ کی امین تیری گلی ہے

پیکر ترا سرچشمۂ انوارِ شریعت
کردار تیرا حُسن کا عنوانِ جلی ہے

ہر سمت ترے فیض کا چرچا ہے جہاں میں
ہر فرد تیرے گھر کا جہاں پر ہے ولی ہے

اے شاہِ جماعتؒ میں تری شان کے صدقے
جب نام لیا تیرا مصیبت بھی ٹلی ہے

دل لوٹنے والی ہیں تری ساری ادائیں
صورت بھی بھلی ہے تری سیرت بھی بھلی ہے

ہوتا ہے تصور سے ترے قلب مجلی
تُو پَر توِ آئینہ نورِ ازلی ہے

خالدؔ مری قسمت کا ستارہ اے ہے درخشاں
اس کو ہے میرا پاس جو ولیوں کا ولی ہے

(خالد محمود) ☆☆☆☆☆

منقبت بحضور قبلۂ عالم امیرِ ملت رحمۃ اللہ علیہ

اگر دل ہے بے کل علی پور کو چل
اٹھا اپنا کمبل علی پور کو چل

نہ کر دیر اک پل علی پور کو چل
پڑے گی وہی کل علی پور کو چل

علی پور کی راتیں علی پور کی باتیں
وہ رحمت کے بادل علی پور کو چل

جو وہاں پر نہ گزرے وہ کیا زندگی ہے
نہ کر آج اور کل علی پور کو چل

مدینہ علی پور علی پور مدینہ
سفر ہو مسلسل علی پور کو چل

تجلی جہاں گنبد سبز کی ہے
وہی ہے وہ مشعل علی پور کو چل

وہی سب سے برتر وہی سب سے اعلیٰ
وہ ہیں شاہِ افضلؒ علی پور کو چل

وہی غوثِ دوراں وہی قطبِ عالم
وہی سب سے اکمل علی پور کو چل

وہاں سے پھرا ہاتھ خالی نہ کوئی
تو لے اپنا چنبل (i) علی پور کو چل

وہیں سے خیرت ہے وہیں سے عافیت ہے
ہے دنیا میں ہل چل علی پور کو چل

وہ فرزند ہیں شفیع المذنبین ﷺ کے
تو عصیاں سے بوجھل علی پور کو چل

ہے خالد کو جلدی بھی اور وقت بھی کم
نہ کر بات اور چل علی پور کو چل

(i) بھیک کا پیالہ، فیروز اللغات

☆☆☆☆☆ (خالد محمود)

جو ہو طلب ، تو علی پور جاؤ تشنہ لبو !
کہ ان کے گھر سے گزرتی ہے آب جوئے رسول ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرا پیر خانہ سلامت رہے سلامت رہے تا قیامت رہے

منقبت درِ شانِ فخرِ ملت حضرت الحاج الحافظ علامہ

پیر سید افضل حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

چہارم سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف نارو وال (سیالکوٹ)

(قبلہ فخرِ ملتؒ کا پسندیدہ کلام)

فقط ''شاہ افضلؒ'' ہیں شانِ علی پور ہے روشن انہی سے جہانِ علی پور

فضیلت یہ بخشی علی پور کو رب نے جہاں ہو گیا مدح خوانِ علی پور

''جماعت علیؒ'' کا گھرانہ سخی ہے بنی ہے سخاوت پہچانِ علی پور

یہی جانشینِ ''جماعت علی'' ہیں انہیں لوگ کہتے ہیں جانِ علی پور

محبت نے کھینچا علی پور کی جانب چلے سر کے بل عاشقانِ علی پور

ہوا ان پہ پیہم کرم پیشوا کا حاضر ہوئے قدردان علی پور

جنہیں ''شاہ افضلؒ'' نے در پر بلایا وہی پا سکے ہیں فیضانِ علی پور

اسی در کی نسبت سے پہنچے مدینے ہوئے دل سے جو خادمانِ علی پور

خدا کا ولی ہے مکینِ علی پور ہے مسحور کن آن بانِ علی پور

کبھی بھول کر بھی نہ اس کو بھلانا — بہت دل رُبا ہے ہے نشانِ علی پور

ضرورت رہی نہ اسے پھر ہما کی — ہوئے جس پہ راضی سلطانِ علی پور

درِ پیشوا پر پھریں سر جھکا کر — ہیں شیروں پہ بھاری سگانِ علی پور

بسی ہے ہوا میں مہک پیاری پیاری — کھلے ہیں گلِ گلستانِ علی پور

خدا "شاہ افضل" کو عمرِ خضر دے — رہے تا قیامت ایوانِ علی پور

علی پور سے ہو کر مدینے کو جائیں — میسّر ہو جن کو بھی خوانِ علی پور

چلو زائرو! اب نگاہیں جھکا لو — کہ وہ آگیا ہے میدانِ علی پور

دعا یہ کرو شادؔ سجدے میں جا کر — رہے اوج پر خاندانِ علی پور

☆☆☆☆☆

پروفیسر محمد ظریف شاد جماعتی۔ بھلوال

منقبت

پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (محدثِ علی پوریؒ)

پیر سید جماعت علی شاہؒ جی آپ کا در تو شاہوں کا دربار ہے
آپ کی جس پہ چشم کرم ہوگئی اس کا بیڑا خدا کی قسم پار ہے
گلشنِ نقشبند کی مہکتی کلی اے علی پور کے شیخ کامل ولی
آپ کے علم و عرفاں کے نور سے ساری بزمِ طریقت ضیا بار ہے
آپکا نام لے لے کے جیتے ہیں ہم آپ کے دستِ اقدس سے پیتے ہیں ہم
وہ کسی اور کے در پہ کیوں جائیگا آپ کے میکدے کا جو میخوار ہے
آپ سے میرے دل کی ہے وابستگی آپ ہی ہیں میری ہر طلب ہر خوشی
عید بھی ہم غلاموں کی یاسیدی آپ کے روئے زیبا کا دیدار ہے
از طفیل شہنشاہِ رحمت لقب ہم غریبوں کی بگڑی بھی بن جائے اب
لے کے آئے ہیں محفل میں امید سب یہ سخی پیر کامل کا دربار ہے
کیجئے کیجئے اب نگاہِ کرم اپنے منگتوں کا رکھ لیجئے اب بھرم
صدقہ صدیق اکبرؓ کا دلوایئے ہر گدا بخشش کا حقدار ہے
مانگ لو جس کو جو کچھ بھی ہے مانگنا آج مانگو گے جو کچھ وہ مل جائے گا
یہ جماعت علی شاہؒ کا عُرس ہے قبلہ افضلؒ سخی کا یہ دربار ہے
اہلِ محفل کی ہے آپ سے التجا دل کو نورانیت اور سکوں ہو عطا
یہ سکندر بھی اس محفلِ پاک میں آپؒ ہی کے کرم کا طلبگار ہے

شاعر سکندر لکھنوی

(قبلہ وکعبہ جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ)

بر وصال تاریخ وصال 16 اکتوبر 1980ء

جماعت علی کی جماعت کی رونق' ولائت کا روشن ستارا گیا ہے
دل مضطرب کو قرار آئے کیسے، ہمارے دلوں کا سہارا گیا ہے
کیا جس نے اشرفؒ کو اشرف جہاں میں، ہوا جلوہ افروز باغ جناں میں
ہوا جس کے صدقے سے افضلؒ، وہ جنت کو دلبر ہمارا گیا ہے
ہے خورشید ین جس کا عکس منور، ہوا جس کا ذاکر ہمیشہ مظفر
درخشندہ شاہ جماعتؒ کا اخترؒ، وہ صدیقؓ و حیدرؓ کا پیارا گیا ہے
غمِ دل دباؤں تو کیسے دباؤں، میں اشکوں کے ساون کو کیسے چھپاؤں
خوشی جس کے دل سے میسر تھی ہم کو، وہ آقا ہمارا تمہارا گیا ہے
لئے نذر اشکوں کی آئے برادر نذرؒ اشک برسا رہے ہیں برابر
ذرا اپنی مسند پہ تشریف لائیے، کہ محفل کو آقا سنوارا گیا ہے
طویل ہو گئی ہے غموں کی کہانی، ہے اشکوں کی بھی بڑھ گئی اب روانی
مریدوں کی حالت بھی سرکار دیکھیں جگر جن کا ہو پارا پارا گیا ہے
ہو صائم پہ بھی اک نگاہِ منور، چمک اٹھے میری بھی قسمت کا اختر
تجھے یاد کر کے تیرا نام لے کر تخیل سنوارا نکھارا گیا ہے

(صائم چشتی)

سلام

شانِ شاہِ جماعتؒ پہ لاکھوں سلام
شاہکارِ ولایت پہ لاکھوں سلام

جس نے دیکھا تمہیں دیکھتا رہ گیا
ایسی شکل و شباہت پہ لاکھوں سلام

جس کے رُخ پر شریعت کے انوار ہیں
اس کی نورانی صورت پہ لاکھوں سلام

ہے متاعِ محبت کا جس سے بھرم
اس سراپا محبت پہ لاکھوں سلام

جس کے چرچے عرب اور عجم میں ہوئے
اس کی شان اور شوکت پہ لاکھوں سلام

جس کے صدقے ملیں بے بہا نعمتیں
حق تعالیٰ کی نعمت پہ لاکھوں سلام

جو ہے آئینہ سیرتِ مصطفےٰ عربی صلی اللہ علیہ وسلم
ایسے کامل کی سیرت پہ لاکھوں سلام

جس کی نسبت نے ہم کو تشخص دیا
اس کی پاکیزہ نسبت پہ لاکھوں سلام

اہلِ الفت کے حاجت روا پر درود
اہلِ نسبت کی نسبت پہ لاکھوں سلام

تذکرہ جس کے رُخ کا ہے کیف آفریں
اس کے حسنِ عقیدت پہ لاکھوں سلام

سر سے پا تک کرم کی جو تصویر ہے
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

وہ محدّث اعظم فقیہِ زماں
اس کی فہم و فراست پہ لاکھوں سلام

جس کے سینے میں جلوے ہیں قرآن کے
اس کے سینے کی وسعت پہ لاکھوں سلام

جو مرادوں کے گوہر لٹاتا رہا
اس سخی کی سخاوت پہ لاکھوں سلام

رہبرِ سالکاں دستگیرِ جہاں
ترجمانِ حقیقت پہ لاکھوں سلام

اک کرامت ہے جس کی حیاتِ مبین
اس سراپا کرامت پہ لاکھوں سلام

گلشنِ مصطفےٰ ﷺ کے مہکتے ہوئے
سارے پھولوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

جس نے دیکھا ہے خالد یہ کہتا گیا
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

(خالد محمود)

☆☆☆☆☆

یا اللہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا محمدؐ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ

تاریخ وصال

حضرت سید کریم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

4 صفر 1320ھ بروز دوشنبہ (منگل) بوقت صبح صادق

عمر 125 سال

والد محترم پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

☆ عالم اجل فاضل بے بدل صوفی اکمل حاجی الحرمین الشریفین رفیع الدرجات حامی طریقت ماحی بدعت حافظ قبلہ پیر

حضرت پیر سید خادم حسین شاہؒ

☆ 22 اکتوبر 1951ء بوقتِ صبح آپ نے وصال فرمایا۔ خلف الرشید حضرت امیر ملتؒ منجھلے بیٹے

مزارِ پُرانوار

خواجہ پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

الحاج الحافظ امیرِ ملت والدین محدثِ یگانہ علی پور شریف

تاریخ وصال: مورخہ 30 اگست 1951ء بروز جمعرات

26 ذیقعد 1370ھ

پونے دس بجے شب

مزارِ پر انوار

☆ مظہر تجلیاتِ صمدیہ، مصدرِ برکاتِ سرمدیہ، آلِ مصطفےٰ، فرزندِ مرتضےٰ، دلبندِ غوث الوریٰ، بحرِ وفا کانِ رضا، سابقِ راہِ معنیٰ، نافذ نقد تقویٰ، عالمِ فرع واصل حاکم وصل وفعل ستودہ رجال، مظہر جمال، زبودہ جلال، مستغرق بر صدائے کن فیکون، معدود درِ زمرہ انی اعلم مالا تعلمون فلکِ عبادت، مہرِ سعادت، فخر، اہلسنت والجماعت، بخشندۂ عشق و مودت، پروندۂ مہر ومحبت، ولی قبۂ غیرت صفی پردئہ وحدت چشمۂ روضۂ رضا، نقطۂ کعبۂ رجا، قطبِ دوراں، غوثِ زماں، السید

خواجہ پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
محدثِ یگانہ علی پوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ　　　لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ　　　یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت قبلہ سراج الملت پیر سید محمد حسین شاہؒ

☆ 16 اکتوبر 1961ء بروز سوموار علی الصبح آپ نے وصال فرمایا۔

خلفِ اکبر امیرِ ملتؒ سجادہ نشینِ اول۔

☆ قدوۃ الفضلاء زبدۃ الاصفیاء ملاذ العلماء معاذ العرفاء تاج الافاضل سراج الاماثل عظیم البرکت رفیع الدرجت حامیٔ طریقت سراج الملت الحاج الحرمین الشریفین مفتیٔ اعظم فقیہِ دوراں حضرت قبلہ الحافظ پیر سید محمد حسین شاہ صاحب سجادہ نشین اول خلفِ اکبر امیر ملتؒ۔

☆ پیر سید محمد حسین شاہ صاحب 16 اکتوبر 1961ء بروز سوموار الصبح آپ نے وصال فرمایا۔

یااللہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مرکزِ تجلیات

☆ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حجۃ الکاملین حاجی الحرمین

عالم حافظ پیر سید نور حسین شاہ جماعتی نورؒ علی نورؒ

تاریخ وصال 11 مئی 1978ء بمطابق 3 جمادی الثانی 1398ھ

بروز جمعرات بوقت سوا چھ بجے بعد عصر۔ عمر 90 سال۔

درِ نور مشکل کشائے جہاں ہے — صدا ہر طرف سے آ رہی ہے
ہر اک فیض پاتا ہے اسی آستاں سے — ضیاء نور کی ہر طرف چھپا رہی ہے
مجھے حضرت نور سے ہے جو نسبت — یہی میری قسمت کو چمکا رہی ہے
پڑھ رہا ہے میرے دل میں پر تو نور حسینؒ — شعر ہے ہر اک لب پر مظہرِ نور حسینؒ
نور تیرے سے منور ہیں زمین اور آسمان — نورِ حق نورِ نبی نورِ علیؓ نورِ حسینؒ
ناز میں انداز میں شیریں گفتار میں — ثانی شاہِ جماعت ہیں میرے نور حسینؒ
بخششِ جود و سخا میں آپ ہیں اپنی مثال — گویا ہیں شان یاروں کی عطا نور حسینؒ
علم و دیں کے آپ عالم حاجی بیت الحرام — عارفِ اسرارِ حق ہیں برملا نور حسینؒ
ہے متانت میں جو مظہر شوخی گفتار بھی — دردمندوں کے دلوں کی ہیں دوا نور حسینؒ

☆ آپ یاران کو خطوں میں جواب دیتے تھے۔

کوئی آفت تیرے میخانے پہ آنے کی نہیں — سب دعا گو جتنے ہیں شرابی ساقی
اے غمِ یار تیرے امر سے ہے تعمیرِ حیات — تو سلامت ہے تو ہستی میری برباد نہیں

یااللہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آلا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولاھم یحزنون

ایک روحانی شمع اور بجھی مہتابِ طریقت وشریعت مولانا الحاج حافظ قاری

پیر سید انور حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وصال 19 اکتوبر 1972 بروز ہفتہ بعد از نماز فجر

عمر مبارک 51 سال

مزار

محترمہ مکرمہ عاقلہ بی بی صاحبہ المعروف

بوبوجی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا

والدہ ماجدہ پیر سید اختر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ پیر سید انور حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وصال 7 نومبر 1976ء بوقت صبح 4 بجے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قبلہ پیر سید اولاد حسین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

☆ نقشبندی مجددی نے بتاریخ 30 ربیع الاول 1403ھ بمطابق 14 جنوری 1983ء بروز اتوار کو انتقال فرمایا۔

خدا کی اس پر رحمت ہو محمد کی شفاعت ہو
دعا میری سدا یہ ہے اسے جنت کی راحت ہو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محترمہ مخدومہ بنتِ رسول المعروف بو جی صاحبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

صاحبزادی اعلیٰ حضرت سراپا برکت، عظیم المرتبت، امیرِ ملت قبلۂ عالم محدثِ علی پوری نور اللہ مرقدہ۔

☆ 11 مئی 1963ء بمطابق 4 ذوالحجہ 1381ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ　　لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ　　یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مرکز تجلیات مزارِ پُر انوار

حافظ پیر سید اختر حسین شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ

منبعِ کشف و کرامت سید اختر حسینؒ
نورِ چشمِ شاہِ جماعت سید اختر حسینؒ
رحمتیں برسا کریں تیری تُربت پر مدام
ہو مبارک صدرِ جنت سید اختر حسین

تاریخ وصال مبارک 16 اکتوبر 1980ء مطابق 25 ذیقعد 1400ھ
بروز سوموار بوقت پونے 12 بجے دوپہر۔

یوں تو دنیا سے کئی لوگ چلے جاتے ہیں
اور ہر روز کئی لوگ چلے جاتے ہیں
بعض آتے ہیں تو دنیا میں بہار آتی ہے
بعض جاتے ہیں تو راحت ہی چلی جاتی ہے
ڈھونڈتی پھرتی ہے اس کو نگاہِ بے تاب
پر نہیں ملتا کوئی اس کا زمانے میں جواب

دربار شریف کے اندر تحریر کردہ اشعار

جماعت علی شاہ فرخ نہاد
کہ مانند او بطن گیتی نزاد

یہ قاری یہ حافظ یہ حاجی یہ سید
بلا شبہ ذات ان کی فخرِ زمن ہیں

کرے ان کے محامد پر جو کوئی غور سب کچھ ہیں
خلاصہ یہ کہ پیغمبر نہیں ہیں اور سب کچھ ہیں

ہے ذاتِ پاک تیری ہر توانا و قاسم
تیرے فقیر کو پھر فکرِ بیش و کم کیا ہے

دو عالم کے سرور ﷺ کا وارث یہی ہے
جگر گوشہ فاطمہؓ اور علیؓ ہے

مرقد مبارک

الحاج حاجی عالم قاری حافظ پیر سید بشیر حسین شاہؒ

☆ تاریخ وصال 28 ربیع الثانی 1396ھ ۔ 29 اپریل 1976ء

17 چیت بروز جمعرات بوقت 3 بجے سحری۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ　　لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ　　یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مزار پرانوار

الحاج حافظ پیر سید حیدر حسین شاہ جماعتی نقشبندی علی پوری

گدائے مدینہ طیبہ شریف

☆ آمد مبارک 7 مئی 1918ء بروز پیر صبح صادق۔ رخصتی 29 دسمبر 1986ء 26 ربیع الثانی 1407ء عمر 68 سال۔ پندرہ پوہ بروز پیر بوقتِ ظہر۔

زندگانی تھی تیری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر
مثلِ ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستان ہو ترا

یااللہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یامحمد صلی اللہ علیہ وسلم

مزارِ اقدس محترمہ مکرمہ سیدہ امتیاز بی بی رحمۃ اللہ علیہا

☆ المعروف دادی جی صاحبہ والدہ ماجدہ حضرت پیر طریقت قبلہ حافظ سید نذر حسین شاہ صاحبؒ۔

☆ تاریخ وصال 21 دسمبر 1908ء بروز اتوار صبح صادق

الآ ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

میرے باباجی سرکارؒ

خادمِ مدینہ

عالی جناب فیض مآب صاحب الفضیلۃ والارشاد مصدر حسنات وخیرات مجسمۂ شریعت وقعٔ روحانیت رہبرِ طریقت معدن جود وسخا رشد و ھدایت

حضور نجم الملت الحاج الحافظ القاری پیر سید نذر حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ پیدائش 1932ء عمر 77 سال

تاریخ وصال 8 فروری 2009ء بروز اتوار بعد نمازِ ظہر

قبر کا خوف نہ رکھ ذرا اے دل

وہاں سرکار کے چہرے کی زیارت ہوگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا سبیط فبشرۃ

پیر سید اشرف حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وصال 2006ء

اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدہ سردار بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا دختر

حضرت پیر سید محمد حسین شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

تاریخ وفات 26 اپریل 1999ء بروز سوموار

یا اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بی بی سیدہ فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

زوجہ حضرت پیر سید نذر حسین شاہؒ، والدہ سید منظر حسین + سید اشتیاق حسینؒ

تاریخ وفات 31 جنوری 1999ء

سیدہ توقیر فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

زوجہ سید ذاکر حسین شاہ جماعتیؒ

تاریخ وفات 22 فروری 2003ء بروز ہفتہ

سیدہ امتیاز فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

دختر حضرت منظر حسین شاہ جماعتیؒ

تاریخ وفات 09 دسمبر 2003ء

سیدہ عزیزہ بی بی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

دختر سید افضل حسین شاہ جماعتیؒ

تاریخ وفات 27 جون 2008ء بروز جمعۃ المبارک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یااللہ　　لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ　　یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لوحِ مزار پیر سید افضل حسین شاہ جماعتی ؒ

حضرت قبلہ فخر الملت علامہ الحاج الحافظ القاری

پیر سید افضل حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تاریخ وصال ۱۴ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ

بمطابق 4 جولائی 2012ء بروز بدھ

تاریخ پیدائش　۱۹۴۲ء

عمر مبارک ۷۰ سال

منقبت در شان شہنشاہِ امیرِ ملت

حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدثِ علی پوری ؒ

پنجتن پاک کی تُو ہے کلی
یا حضرت شاہ جماعت علیؒ
ولیوں میں تیری شان جلی
یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

تو حسنؓ حسینؓ کا پیارا ہے
زہراء کی آنکھ کا تارا ہے
سر پہ ہے تیرے ظلِ علیؓ
یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

تو شاہ کریمؐ کا جانی ہے
تیرا در تو درِ جیلانیؒ ہے
ہر منگتے کو خیرات ملی
یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

یہ نام بھی کتنا پیارا ہے
دکھیوں کو ملتا سہارا ہے
نام سے تیرے مشکل ٹلی
یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

تیرا لقب امیرِ ملت ہے
تو ہادی راہ ہدایت ہے
جاتی ہے مدینے تیری گلی
یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

تیرا عالی پاک گھرانہ ہے
تیرا واقف کل زمانہ ہے
ہے شہرت تیری مُلک و گلی
یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

فرزند اکبر ہیں محمد حسینؒ
فرزند اصغر ہیں نور حسینؒ
خادم حسینؒ ہیں سب ہی ولی
یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

پیر اخترؒ کی شان نرالی ہے
پیر افضلؒ باغ کا والی ہے
کھلی ہے چمن میں ہر ہر کلی
یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

ہر اک پائے جھولی بھر بھر
چاہے وہ جن ہو چاہے بشر
دست ہے تیرا دست علیؒ
یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

تیری صورت پاک نورانی ہے
تیری نور سے روشن پیشانی ہے
شمع محمدی ﷺ ہر سو جلی
یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

جو قبلہ عالم کہتا ہے
خوشحالی میں وہ رہتا ہے
زندگی میں اس کو نہ آئے کمی
یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

ابو العرب آپ پکارے گئے
بے سہاروں کو ملتے سہارے گئے
تونے ہر اک کی جھولی بھری
یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

میرِ ملتؒ کا یہ ہے فیضان
بنایا مشائخ نے پاکستان
صدقے میں تیرے یہ نعمت ملی
یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

تیری مدحت لکھے شام وسحر
اک نظر کرم کر دو اس پر

ہے غلاموں میں تیرے رحمتؔ علی
یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

☆☆☆

(حاجی رحمتؔ علی رحمتؔ)

بڑی دل رُبا ہے محمد ﷺ کی بستی
بڑی پُر فضاء ہے محمد ﷺ کی بستی

ہے نُور علی نُور نگری وہ ساری
سراپا ضیاء ہے محمد ﷺ کی بستی

جسے دیکھنے کو تڑپتا ہے رحمتؔ
وہ ارض صفا ہے محمد ﷺ کی بستی

(حاجی رحمتؔ علی رحمتؔ)

(از کتاب رحمتِ بیکراں)

منقبت امیرِ ملت محدّثِ علی پوریؒ

اَج لگی اے عجب بہار علی پور والے دے
وسے رحمت بے شمار علی پور والے دے

نقشبندی مجددی آئے، چورے والے خواجہؒ وی آئے
حاضر افضل پیر سرکارؒ علی پور والے دے
وسے رحمت بے شمار علی پور والے دے

ایہہ سید پاک گھرانا اے، ایتھے آوندا کل زمانہ اے
پھل کِھڑے تے آئی بہار علی پور والے دے
وسے رحمت بے شمار علی پور والے دے

آؤنی سکھیو رل مل چلیئے امیر ملتؒ دا در جا ملیئے
ہوئیے خاص مرید شمار علی پور والے دے
وسے رحمت بے شمار علی پور والے دے

جیہڑا وی در تے خالی آوے، جھولیاں بھر بھر لے کے جاوے
آوندی خلقت ڈار و ڈار علی پور والے دے
وسے رحمت بے شمار علی پور والے دے

مشکلاں سب دیاں اج ٹل جاسن
بگڑیاں سب دیاں اج بن جاسن
تسیں آؤ سارے دربار علی پور والے دے
وسے رحمت بے شمار علی پور والے دے

شوہ وچ ساڈا بیڑا اڑیا

گھمن گھیریاں نے ہے پھڑیا

اَج لگ جانا ایں پار علی پور والے دے

وسے رحمت بے شمار علی پور والے دے

وحدت دا مے خانہ کھلا، پین لئی اے زمانہ ڈھلا

جام بھرن افضل سرکارؒ علی پور والے دے

وسے رحمت بے شمار علی پور والے دے

رحمت در تیرے آیا، دید دی آس نے ایہنوں ترسایا

ہُو جاون اج دیدار علی پور والے دے

وسے رحمت بے شمار علی پور والے دے

☆☆☆☆☆☆ (حاجی رحمت علی رحمت)

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

حاجی رحمت علی رحمت

نقشبندی مجدّدی جماعتی

کا تحریر کردہ نذرانۂ عقیدت

در شانِ

اولیائے علی پور سیّداں شریف (ضلع نارووال)

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین الیٰ یوم الدّین

منقبت در شانِ قبلہ فخر ملت

پیر سید افضل حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

پیروں میں پیر ہمارے افضل حسینؒ واہ واہ
دُکھیا دلوں کے سہارے افضل حسینؒ واہ واہ

خلافت کا سہرا دیکھو سجا ہے آپ ہی کے سر
قبلۂ عالمؒ کے تارے افضل حسینؒ واہ واہ
دُکھیا دلوں کے سہارے افضل حسینؒ واہ واہ

آپ کا پاک دامن تھاما ہے جب سے ہم نے
تب سے ہو گئے ہمارے افضل حسینؒ واہ واہ
دکھیا دلوں کے سہارے افضل حسینؒ واہ واہ

دیکھا جو چہرا تیرا دل کو سکون ملا
میرے لجپال پیارے افضل حسینؒ واہ واہ
دُکھیا دلوں کے سہارے افضل حسینؒ واہ واہ

درد کے ماروں کا تُو ہی تو چارہ گر ہے
دور ہوں درد ہمارے افضل حسینؒ واہ واہ
دُکھیا دلوں کے سہارے افضل حسینؒ واہ واہ

ہم کو بھی کچھ عطا ہو صدقہٗ امیرِ ملتؒ
بیٹھے ہم جھولی پسارے افضل حسینؒ واہ واہ
دکھیا دلوں کے سہارے افضل حسینؒ واہ واہ

شہنشاہ امیر ملتؒ قبلہٗ سراج الملتؒ
فخرِ ملتؒ ہیں ہمارے افضل حسینؒ واہ واہ
دکھیا دلوں کے سہارے افضل حسینؒ واہ واہ

رحمتؔ پہ کر دو رحمت صدقہء جوہرِ ملتؒ
آئے ہم در پہ تمہارے افضل حسینؒ واہ واہ
دُکھیا دلوں کے سہارے افضل حسینؒ واہ واہ

☆☆☆

حاجی رحمت علی رحمتؔ (نقشبندی مجددی جماعتی)

منقبت پیر سید افضل حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

افضلؒ پیر دیاں کیا باتاں نیں
افضلؒ پیر دیاں کیا باتاں نیں
اتھے ہر دم رحمت وسدی اے
ہویاں رحمت دیاں برساتاں نیں
افضلؒ پیر دیاں کیا باتاں نیں

امیرِ ملتؒ دا راج دُلارا
دُکھیا دلاں دا ہے ایہہ سہارا
ساڈی کشتی نوں مل جائے کنارا
تہاڈے لئی کیہ مشکل باتاں نیں
افضلؒ پیر دیاں کیا باتاں نیں

اخترؒ پیر دا دلبر جانی
نوری مکھڑا تے اکھ مستانی
ویکھ کے اہدی پاک جوانی
ایہہ نور محمد ﷺ دیاں کراماتاں نیں
افضلؒ پیر دیاں کیا باتاں نیں

جو وی در تے سوالی آوے

جھولی نہ لے کے خالی جاوے

مراداں من دیاں بھر بھر پاوے

ایتھے ملدیاں سب سوغاتاں نیں

افضلؒ پیر دیاں کیا باتاں نیں

آوَ نی سکھیو رَل مِل چلیئے

چل کے اوہدا دوارا ملیئے

ہرگز مول نہ ایتھوں ہلیئے

اساں لیئیاں ایتھوں خیراتاں نیں

افضلؒ پیر دیاں کیا باتاں نیں

مشکلاں ایتھوں سب ٹل جاسن

بگڑیاں سبھناں دیاں بن جاسن

در تے اپنے پیر دے آ کے

سنور جانیاں سب براتاں نیں

افضلؒ پیر دیاں کیا باتاں نیں

ڈھتاں ایدھیاں ہر تھاں پیاں

رَل مِل ویکھو گاون سیّاں

آؤ دْوارے پیر دے چلیئے

سوہنا ونڈدا پیا خیراتاں نیں

افضلؒ پیر دیاں کیا باتاں نیں

جدوں دا پلّا پیر دا پھَڑیا

کوئی وی کم نا میرا اڑیا

تو وی پیر دا پلّا پھڑ لے

بن جانیاں بگڑیاں باتاں نیں

افضلؒ پیر دیاں کیا باتاں نیں

پیر نوں ویکھنا رب نوں ویکھنا *

پیر دا بولنا رب دا بولنا

ویکھ کے مکھڑا پیر اپنے دا

ہویاں عید ساڈیاں شبراتاں نیں

افضلؒ پیر دیاں کیا باتاں نیں

رحمتؔ ایہو آکھ سناوے
جھولیاں بھر لے کے آوے
ویکھو میرا پیر پیا ونڈدا
بھر بھر خوب پَراتاں نیں
افضلؒ پیر دیاں کیا باتاں نیں

☆☆☆ (حاجی رحمت علی رحمتؔ)

پیرِ کامل صورتِ ظلِ الٰہ
یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
کامل پیر کی صورت اللہ کا سایا ہے یعنی پیر کو دیکھنا اللہ کو دیکھنا ہے

(مولانا روم)

منقبت پیر سید حیدر حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

پیر حیدرؒ دی شان نرالی اے، پیر حیدرؒ دی شان نرالی اے
جس دھرتی تے قدم ٹکائے نیں، اوہ دھرتی نصیباں والی اے
پیر حیدرؒ دی شان نرالی اے

پیر حیدرؒ جیہا کوئی سوہنا، نہ کوئی ہویا نہ کوئی ہونا
گود کھلایا اے جس ماں نے، اوہ ماں وی نصیباں والی اے
پیر حیدرؒ دی شان نرالی اے

شاہ جماعتؒ دا دلبر جانی سوہنا مکھڑا تے اکھ مستانی
ویکھ کے اوہدی پاک جوانی ہر پاسے ہوندی خوشحالی اے
پیر حیدرؒ دی شان نرالی اے

سیرت صورت اوہدی نورانی ویکھ کے خلقت ہوئی دیوانی
کوئی نہ درتوں جاوے خالی آوندا جو وی سوالی اے
پیر حیدرؒ دی شان نرالی اے

منقبت رحمتؔ لکھدا جاوے تیرے کرم دی نظر اک چاہوے
صدقہ شاہِ جماعتؒ دا دیوو اے تیرے در دا سوالی اے
پیر حیدر دی شان نرالی اے

(حاجی رحمت علی رحمتؔ) ☆☆☆

منقبت

حضور نجم الملت پیر سید نذر حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ
(آستانہ عالیہ جماعتیہ علی پور سیداں شریف)

اک نظر کرم درکار
ساڈے نذرؒ پیر سرکار
تیرا وسے پیا دربار
ساڈے نذرؒ پیر سرکار

مولا علیؓ دی ہے تُو نشانی
زہراؓ دا ہے دلبر جانی
حَسنینؓ دا صدقہ ملے اک وار
ساڈے نذرؒ پیر سرکار

شاہِ جماعتؒ ہے مُرشد تیرا
جس دا علی پور وچ ہے ڈیرا
اوس نال ہے تیرا پیار
ساڈے نذرؒ پیر سرکار

شاہِ جماعتؒ دے من نوں بھایا
اوتھوں فیض لکھاں نے پایا
ساڈے لیکھ دیو ہُن تار
ساڈے نذرؒ پیر سرکار

اِشتیاق تے مَنظر لاڈلے پیارے
پیر نذر دی اکھ دے تارے
ایناں نال ہے ساڈی بہار
ساڈے نذرؒ پیر سرکار

آوُ نی سکھیو رَل مِل چلیئے
جا کے در پیر دا ملیئے
سب دی بگڑی دیو سنوار
ساڈے نذرؒ پیر سرکار

کدی مُرشد ساڈے خواب اچ آوے
لیکھ سُتّے ساڈے آن جگاوے
کریئے رَج رَج کے دِیدار
ساڈے نذرؒ پیر سرکار

عُرس ہے میرے پیر دا آیا
رب مینہ رحمت دا برسایا
سج گئے گلیاں تے بازار
ساڈے نذرؒ پیر سرکار

جیہڑے در مرشد تے آون
اپنیاں جھولیاں بھر لے جاون
ایتھوں فیض ملے بے شمار
ساڈے نذرؒ پیر سرکار

تیرے روضے دے چار چوفیرے
رحمتاں وسّن شام سویرے
آوے پھلاں دی مہکار
ساڈے نذرؒ پیر سرکار

نقشبندی میخانہ ہے جاری
خلقت پیوے وار و واری
مرید آون ۔ قطار و قطار
ساڈے نذرؒ پیر سرکار

رحمتؔ منقبت لکھے تیری
دید دی آس ہے اس نوں بتھیری
اج ہو جاوے دیدار
ساڈے نذرؒ پیر سرکار

(حاجی رحمت علی رحمتؔ)

منقبت

حضور نجم الملت پیر سید نذر حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

(آستانہ عالیہ جماعتیہ علی پور سیداں شریف)

پیر نذرؒ ہے پیر مرا
بگڑی ساڈی سب دی بنا
شالا وَسّے دربار ترا
بگڑی ساڈی سب دی بنا

تیرا سید پاک گھرانہ اے
تیرا کملی ﷺ والا نانا اے
حُسنینؓ دا صدقہ کر دو عطا
پیر نذرؒ ہے پیر مرا

تو شاہِ جماعتؒ کا نور نظر
تے خادم حسینؓ دا لختِ جگر
در تیرے تے ایہو صدا
پیر نذرؒ ہے پیر مرا

تو عربی ماہی دا دیوانہ
تے مدینے پاک دا پروانہ
مدینے آویں جاویں سدا
پیر نذرؒ ہے پیر مرا

ایہہ لنگر سدا توں جاری اے
ایہہ خلقت کھاندی ساری اے
سانوں وی مل جائے ٹکڑا ترا
پیر نذرؒ ہے پیر مرا

تیری یاد وچ دل آباد ہوون
تیری نظرِ کرم نال شاد ہوون
کملے کوجھیاں نوں گل لا
پیر نذرؒ ہے پیر مرا

تیریاں دُھماں ہر پاسے
منگتیاں دے توں بھر کاسے
پاؤ خیر نہ در توں ہٹا
پیر نذرؒ ہے پیر مرا

علی پور شریف ہے گاؤں ترا
روضے تیرے تے آؤں شہا
جاوے مدینے رستہ ترا
پیر نذرؒ ہے پیر مرا

رحمتؔ تیرے در دا غلام
حاضر ہویا کرن سلام
دیدار دی خیر کردے عطا
پیر نذرؒ ہے پیر مرا

رحمتؔ تیرا دیوانہ
مدنی ماہی دا پروانہ
شاناں تیریاں لکھے سدا
پیر نذرؒ ہے پیر مرا

(حاجی رحمت علی رحمتؔ)

منقبت شہزادۂ امیر ملت پیر سید منظر حسین شاہ جماعتی مدظلہ العالی

امیرِ ملتؒ کے نور العین ، جنابِ سید منظر حسین
دکھیا دلوں کے جو ہیں چین ، جناب سید منظر حسین

صورت تو دیکھو کیسی نورانی ، نور سے چمکے ان کی پیشانی
روشن ہیں جن کے دن اور رَین ، جنابِ سید منظر حسین

شاہِ جماعتؒ کے راج دُلارے ، پیر نذرؒ کی آنکھ کے تارے
نام لیا تو پایا چین ، جنابِ سید منظر حسین

در پہ آئے ہیں تیرے سوالی ، بھر دو ان کی جھولی خالی
دور ہوں دکھ ملے سُکھ چین ، جنابِ سید منظر حسین

رحمتؔ آپ کا ادنیٰ غلام ، آیا ہے در پہ برائے سلام
چمکا دو اس کے دکھیا نین ، جناب سید منظر حسین

☆☆☆☆☆ (حاجی رحمت علی رحمتؔ)

تیری بندہ پروری سے مرے دن گزر رہے ہیں
نہ گلہ ہے دوستوں کا ، نہ شکائتِ زمانہ

منقبت

شہزادۂ امیرِ ملت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ
حضور قبلہ مہر الملت پیر سید منور حسین شاہ جماعتی

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ جماعتیہ علی پور سیداں شریف)

امیر ملت کے نور العین — پیر سید منور حسین
دُکھیا دلوں کے جو ہیں چین — پیر سید منور حسین
صورت تو دیکھو کیسی نورانی — نور سے چمکے ان کی پیشانی
روشن نیں جن کے دن اور رین — پیر سید منور حسین
شاہِ جماعت کے راج دُلارے — اخترؒ پیر کی آنکھ کے تارے
نام لیا تو پایا چین — پیر سید منور حسین
در پہ آئے ہیں تیرے سوالی — بھر دو سب کی جھولی خالی
دور ہوں دکھ ملے سُکھ چین — پیر سید منور حسین
رحمتؔ آپ کا ادنیٰ غلام — آیا ہے در پر برائے سلام
چمکا دو اس کے دل اور نین — پیر سید منور حسین

(حاجی رحمت علی رحمتؔ)

منقبت

الحافظ پیر حضور قبلہ ظفر الملت سید ظفر حسین شاہ صاحب جماعتی

(مدظلہ العالی)

پنجم سجادہ نشین آستانہ عالیہ امیرِ ملت رحؒ علی پور سیداں شریف (نارووال)

ہے عجب رحمتِ یزدان علی پور میں

خُوب ہے ولیوں کا سُلطان علی پور میں

ظفر الملت سید ظفر حسین ہیں سجادہ نشین

خوب ہے ولیوں کا سلطان علی پور میں

جانشین ہیں فخرِ ملتؒ کے جناب ظفر حسینؒ

ہر ایک ہے حافظِ قرآن علی پور

سید اشرف سیدرافع سید نور حسین

سب کی ہے اپنی ہی پہچان علی پور میں

فخرِ ملتؒ کے پیارے ہیں دیکھو رونق افروز

کیا بنی ہے عجب اک شان علی پور میں

ساری دنیا کے حسین اپنی جگہ پر لیکن

ہے میرا یوسفِ ذیشان علی پور میں

بدلی ہے یہاں زندگی سب کی امیرِ ملتؒ کے طفیل
ہے سب کی خوشیوں کا ارمان علی پور میں

کیا کرو گے دنیا کو یہ دنیا ہے فانی
عقبیٰ کا ہے سب سامان علی پور میں

ظفرُ الملت سے رحمتؔ کو حاصل ہوگا فیض
ہر دم رہتا ہے دھیان علی پور میں

(حاجی رحمت علی رحمتؔ)

منقبت

حضور قبلہ ظفر الملت پیر سید ظفر حسین شاہ صاحب جماعتی

(مدظلہ العالی)

پنجم سجادہ نشین آستانہ عالیہ امیرِ ملت علی پور سیداں (نارووال)

سہرا سجادگی کا ہے سر پہ سجا ہوا
دیکھو یہ پیر ظفر ہے دولہا بنا ہوا

خود انتخاب کر کے اپنے ہی ہاتھ سے
بابا نے پورا کر دیا وعدہ کیا ہوا

حاصل ہوا ہے جو فیض اپنے آباء سے
دیتا ہے فیض اب یہ قاسم بنا ہوا

لے کر امیرِ ملتؒ سے افضل حسینؒ تک
دیکھو ہر اک جماعتی فیض سے بھرا ہوا

مُرشد کے فیض سے ہی ہوا فیضیاب وہ
مانا ہے جب کسی نے مرشد کا کہا ہوا

رحمتؔ کی ساری مشکلیں ہو جائیں آج حل
کب سے ہجوم میں ہے یہ در پر رکا ہوا

رحمت کھڑا ہے کب سے تیرے حضور میں بھر دو کہ اس کا کاسہ ہے خالی پڑا ہوا

منقبت

حضور قبلہ فخرِ ملت پیرِ سید افضل حسین شاہ نقشبندی مجددی جماعتیؒ چہارم سجادہ نشین امیر ملت علی پور سیداں شریف

تاریخ وصال 13 شعبان 1433ھ بمطابق 4 جولائی 2012ء بروز بدھ

مرا حال دل کوئی کیا سنے — مرا جانثار چلا گیا
میں ہوں خستہ حال جہان میں — مرا ورد سار چلا گیا

وہی رونقیں ہیں جہان میں — وہی روشنی ہے زمان میں
سبھی کچھ ہے میرے مکان میں — پر "غم گسار چلا گیا"

میرے پیر افضل حسین شاہؒ — جو ہیں نجمِ اختر حسین شاہؒ
دادا جن کے محمد حسین شاہؒ — وہ شہسوار چلا گیا

کروں کیا بیان تیری رفعتیں — کروں پیش کیا کیا حکایتیں
کرتا رہا جو عنائتیں — وہ وفا شعار چلا گیا

سدا ان کا فیض رواں دواں — ہے ولی کی شان عیاں عیاں
جن سے نعمتیں تھیں کشاں کشاں — وہی تاجدار چلا گیا

مجھے فخر افضل حسینؒ پر — مجھے ناز افضل حسینؒ پر
تھا جو سایہ رحمتؔ کی جان پر — وہی گُہر بار چلا گیا

سدا برسے رحمت مزار پر — پھول مہکیں ہاں دربار پر
ملے جنتِ فردوس گھر — کرکے اشکبار چلا گیا

(حاجی رحمت علی رحمتؔ)

منقبت در شان فوز الملت پیر سید مظفر حسین شاہ جماعتی مدظلہ والعالی

علی پور سیداں شریف

نمبر ۱

جوہرِ ملتؒ کے دل کے چین
پیر سید مظفر حسین
سب کے ہیں وہ نورالعین
پیر سید مظفر حسین

نمبر ۲

فقر امیر ملتؒ جیسا ہے
پیار بھی حیدرؓ جیسا ہے
فیض سے مل گیا دل کو چین
پیر سید مظفر حسین

نمبر ۳

شان میں ارفع و اعلیٰ ہیں
زیست میں افضل و بالا ہیں
نور سے روشن ان کے عَین
پیر سید مظفر حسین

نمبر ۴

سب کو دین سکھاتے ہیں
عمل کی راہ دکھاتے ہیں
ان کا رستہ ذی النورین
پیر سید مظفر حسین

نمبر ۵

نام ان کا محبت والا ہے
ہر عمل بھی ان کا بالا ہے
نام لیا تو پایا چین
پیر سید مظفر حسین

نمبر ۶

رحمتؔ خادمِ علی پور ہے
پیر مظفر اس کا دلبر ہے
مل جائے اس کو سکھ اور چین
پیر سید مظفر حسین

(حاجی رحمت علی رحمتؔ)

سیرتِ سرکار شہنشاہِ لاثانی

حضور قبلہ الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب لاثانی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت 19 محرم 1276ھ بروز جمعہ بمطابق 1855ء علی پور شریف

والد صاحب کا نام سید علی شاہ صاحبؒ۔ علی پور شریف۔ ابتدائی تعلیم گاؤں کے بزرگ علامہ مولانا عبدالرشید صاحبؒ سے حاصل کی۔ آپ اکثر اوقات خواجہ شمس الدین چشتی سیالویؒ اور خواجہ مرزا اسکندر بیگ نقشبندیؒ کی خدمت میں اکثر حاضری دیا کرتے اور فیوضاتِ روحانیہ حاصل کرتے۔ خواجہ مرزا اسکندر بیگ آپ کو لے کر خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ المعروف باباجی سرکارؒ آف چورہ شریف حاضر ہوئے اور وہاں جا کر روحانیت کی بیکراں دسعتوں کا مشاہدہ کیا۔ آپ سہارنپور سے تحصیل علوم کے بعد علی پور واپس تشریف لائے پھر چورہ شریف جا کر باباجی سرکارؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔ مرشدِ کامل کی محبت میں فنا ہو کر پہلے ثانی پھر لاثانی کے لقب سے ملقب فرمایا۔ تھوڑے ہی عرصے بعد خلافت کا تاج سر پر سجایا گیا۔ عمر 80 سال

وصال مبارک: 16 شعبان 1358ھ بمطابق یکم اکتوبر 1937ء بروز اتوار وصال فرمایا۔ رات 9 بج کر 5 منٹ پر بوقتِ عشاء جان عزیز کو جانِ آفرین کے سپرد کر دیا۔

یا اللہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مطلعِ انوارِ تجلیات

منبعِ فیوض و برکات آفتابِ ہدایت غوثِ زماں قیوم دوراں شہباز لامکاں شیخ المشائخ حضرت قبلۂ عالم الحاج پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 19 محرم بروز جمعۃ المبارک 1276ھ۔1855ء

تاریخ وصال: 16 شعبان 1358ھ بروز اتوار یکم اکتوبر 1937ء

عمر مبارک 82 سال

چوں بحکمِ خالقِ بالاو پست
سوئے جنت شاہِ والا رخت بست
ہست دو الفاظ سالِ رحلتش
یک ہزار وصد پنجاہ وہشت

شجرہ مقدسہ مطہرہ

حضور قبلۂ عالم پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی کے اجدادہ الکرام

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے آباؤ اجدادِ الکرام تا آدم علیہم السلام

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبة الی الارحام الطاھرة مصفیٰ مھزبا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ پاکیزہ اصلاب سے ارحام طاہرہ کی طرف مصفیٰ ومہذب منتقل فرماتا رہا۔

حضرت جناب محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ← حضرت جناب عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب علی کرم اللہ وجہہ الکریم ← ابوطالب
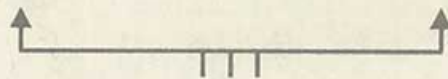
حضرت جناب عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب عبد مناف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب قصی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب کلاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب مرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب غالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب فہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب کنانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب مدرکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب الیاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب مضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب نزار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب معد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب عدنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب ادو رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب بقدو رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب المقوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب الیسع رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب بنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب قیدار علیہ السلام
حضرت جناب اسماعیل علیہ السلام

حضرت جناب ابراھیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب تارخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب ناحور رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب شاروح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب ارعو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب فالغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب عابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب شالخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب ارفخشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب سام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب نوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب لامک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب متوشلح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب خنوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب برّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب مہلاپیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب قینن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب انوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب شیث علیہ السلام

حضرت جناب آدم علیہ السلام

شجرۂ نسب

زبدۃ العارفین قدرۃ السالکین حضور قبلۂ عالم اعلیٰ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ، سرکار علی پور سیداں شریف (نارووال)

حضور قبلۂ عالم پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید فیض کریم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید محکم الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید صغیر الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید میر سید شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید علی اکبر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید محمد امین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید شاہ محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید حیدر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید محمد سعید نوروز شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید حسین شاہ صاحب شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید محی الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید میر احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید امام الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن

حضور قبلۂ عالم پیر سید علاؤ الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید منصور شاہ صاحب شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید نظام الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید حبیب اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید خلیل اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید شمس الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید نوراللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید خسرو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید محمد عارف شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید اسد اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید محمد طاہر احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید حسین شاہ کلاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید محمد علی العارض شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
حضور قبلۂ عالم پیر سید محمد دیباج شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن
سیدنا امام محمد جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن
سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن
سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن
سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن
سیدنا و مرشدنا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرکارِ لاثانیؒ کی لاثانی اولادِ پاک

مثل کلمة طيبة كشجرة اصلها ثابتٌ وفرعها فى السماء

حضور قبلہ عالم اعلیٰ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قبلہ پیر سید فدا حسین شاہ — قبلہ پیر خادم حسین شاہ — قبلہ پیر سید غلام رسول شاہ

پیر سید علی اکبر شاہ — پیر سید علی اصغر شاہ — پیر سید قطب نثار شاہ

پیر سید عبد اللہ شاہ — پیر سید علی حسین شاہ — پیر سید غلام مصطفےٰ شاہ

پیر سید باقر حسین شاہ — پیر سید زین العابدین شاہ

پیر سید فیاض حسین شاہؒ — سید افضل حسین شاہؒ — سید محمد اسلم حسین شاہؒ

پیر سید محمد اعجاز اکبر شاہ — پیر سید ریاض اکبر شاہ
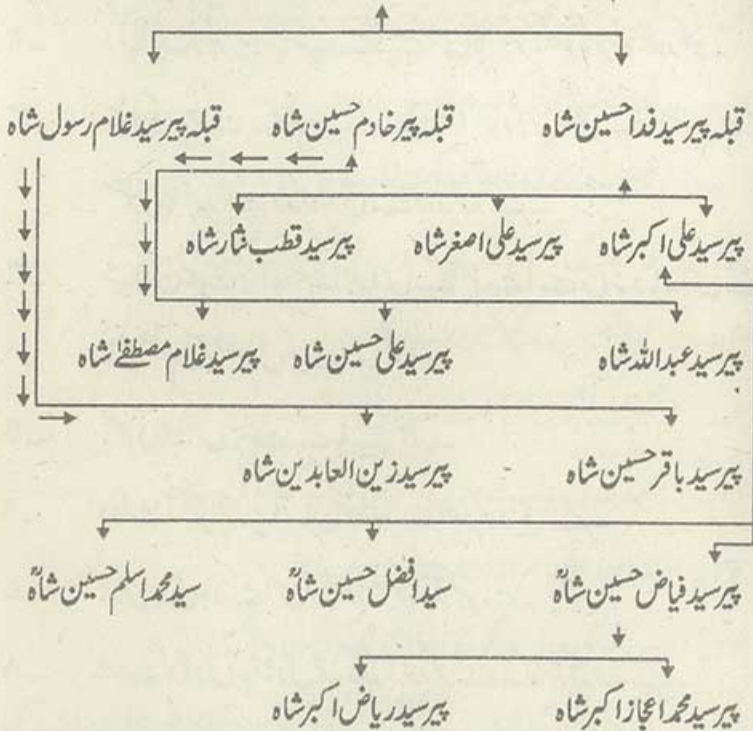
ارشاداتِ طیبات

۱۔ دنیا و مافیہا فانی ہیں۔ ان سے دوستی بے فائدہ ہے، دوست اس کو بناؤ جو لافانی ہے اور وہ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔

۲۔ دنیا ایک زہریلا سانپ ہے پہلے اس کا منتر سیکھو پھر ساتھ رکھو۔

۳۔ خدا کی رحمت کے قریب کرنے والا گناہ اس نیکی سے بہتر ہے جو متکبر بنا کر رحمتِ خداوندی سے دور کر دے۔

۴۔ شیطان بہت بڑا عالم تھا مگر اس کے علم نے اسے نفع نہ دیا۔ اس لئے نافع علم کے حصول کی دعا کیا کرو۔

۵۔ علم کی مجالس جنت کے باغیچے ہیں۔

۶۔ دولت اکثر طور پر انسان کو خدا سے دور کر دیتی ہے۔

۷۔ ہوس بری بلا ہے اس کو چھوڑنا جہادِ اکبر ہے۔

۸۔ موت کو بھول جانا دل کو زنگ آلود کرنے کے مترادف ہے۔

۹۔ نماز کی پابندی کرنا قبر کے اندھیروں میں مشعل روشن کرنا ہے۔

۱۰۔ جدائی کی آگ جہنم کی آگ سے زیادہ گرم ہے۔

۱۱۔ صداقت چہرے کا نور ہے۔

۱۲۔ احسان جتلانے والے کا گناہ اس کے ثواب سے زیادہ ہے۔

۱۳۔ تنہائی بری صحبت سے بہتر ہے۔

۱۴۔ کینہ تواضع کے لئے خرابی ہے۔

۱۵۔ حصولِ مراد بے نیازی میں ہے۔

۱۶۔ نیک بخت فکرِ آخرت کرتا ہے اور بد بخت کو دنیا کی فکر ہوتی ہے۔

۱۷۔ خود پسندی ہلاکت ہے۔

۱۸۔ جھوٹ بزرگی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

۱۹۔ حاسد کبھی آرام نہیں پاتا اور بدکار کو عزت نہیں ملتی۔

۲۰۔ تیرا نصیب تجھے ضرور ملے گا۔

۲۱۔ غیبت فتنوں کا باعث ہے۔

۲۲۔ صدقہ دینے سے رزق اور عمر میں برکت ملتی ہے۔

۲۳۔ صابر اکثر بامراد ہوتا ہے۔

۲۴۔ ہر زخم کی دوا ہے مگر بداخلاقی کا کوئی علاج نہیں۔

۲۵۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو بہاؤ، گناہوں کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔

۲۶۔ احسان کر کے جتلانا احسان کرنے کی نیکی کو مٹا دیتا ہے۔

۲۷۔ دل کی مایوسی نفسِ امارہ کی راحت ہے۔

۲۸۔ تہمت لگانا گناہ کبیرہ ہے۔

۲۹۔ جو سانس غفلت میں آئے گا، قیامت کے دن پشیمانی کا باعث ہوگا۔

۳۰۔ درویش کے لئے پیٹ بھر کر کھانا حرام ہے۔

۳۱۔ حصولِ دنیا کے لئے مرشد کے پاس جانا حرام ہے۔

۳۲۔ جس کے گھر سے پانی کا ایک گھونٹ پیا جائے اس کیلئے بھی دعا کرنا چاہئے۔

۳۳۔ ہر کام میں کفایت شعاری اور سادگی کو معمول بناؤ۔

۳۴۔ خدا کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔

۳۵۔ ہمہ وقت باوضو رہنا باعثِ برکت ہے۔

۳۶۔ نگاہوں کو ہمیشہ نیچی رکھو۔

۳۷۔ دعا دوزانو ہو کر الحاح اور تضرّع اور انکساری سے مانگا کرو۔

۳۸۔ کم کھانے، کم بولنے اور کم سونے سے نفس مر جاتا ہے۔

۳۹۔ مایوس ہو کر فقر اختیار کرنے سے بہتر ہے کہ انسان اس سے پہلے ہی خدا کی طرف رجوع کر لے۔

۴۰۔ حرام کھانے والے کی عبادت ضائع ہو جاتی ہے۔

وصال سید فدا حسین شاہؒ فرزند اکبر لاثانی سرکارؒ

حضور قبلہ صاحبزادہ پیر سید فدا حسین شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ' کا وصال مبارک ۱۴ شوال المکرم ۱۳۴۴ھ بروز جمعرات صبح کے وقت دورانِ سفر ہوا۔ اور پھر یکے بعد دیگرے آپ کے دونوں برادران عالی قدر بھی آپ کے پہلو بہ پہلو جا سوئے۔

بحساب بجد آپ کے وصال کی پہلی تاریخ جو ظہور میں آئی وہ یہ ہے

صدیق اول ملت لاثانیؒ

۱۳ ھ ۴۴

وائے حسرت سید والا فدا حسین شاہؒ
آں کہ مثل اوندیدہ ، دیدہ دوراں عدیل
نیک صورت ، پاک سیرت ، مصدر لطف و کرم
رہرواں را دستگیر و ہادی حسن السبیل
آمد اند خد متش پیکِ اجل از کر دگار
برداز دنیا سوئے فردوس جوئے سلسبیل
بہر تاریخ وفاتش غوثِ مضطر خور کرد
گفت ہاتف بود سید ، مظہرِ عون جلیل

1344ء

جگر گوشہ لاثانی حضور قبلہ عالم پیر سید فدا حسین شاہ صاحبؒ اثر خامہ:

حضور قبلہ عالم پیر سید نثار قطب شاہ رضی صاحب مدظلہ العالی۔

(۱)

حضرت سید فدائے حسین — شاہ لاثانی راست نور العین

کعبۂ اصفیاء ہست آں لاریب — اتقیا را ہست قبلۂ وارین

منبعٔ علم و معرفت بود — ذات اوبود مرجع کونین

سالِ فوتش بگو کہ از دنیائے — برود حضرت فدائے حسینؒ

۱۹ ۲۶ ء

(۲)

شاہ فدا حسینؒ بہ عقبیٰ گرفت راہ — گشتم تبہ، بفرقت آں عرش پائے گاہ

گو سال فوت بندہ مولا صفت رضی — اے وائے آفتاب ولائت شدہ سیاہ

۱۳ ۴۴ ھ

آں پسر بزرگ لاثانی رود

۱۳ ۴۴ ھ

تاریخ وصال: 14 شوال 1344ھ صبح کے وقت بروز جمعرات 1926ء

حضور قبلہ صاحبزادہ پیر سید فدا حسین شاہؒ

سید علی اکبر شاہ ولد سید فدا حسین شاہ

28 نومبر 1965ء اتوار 1385ھ

☆

علی پور کی فضا میں چار سو انوار لاثانی!
ہے لاثانی جہاں میں آپ کا دربار لاثانی
طریقت معرفت میں آپ کے اوصاف یکتا ہیں
چمکتا دور سے ہے آپ کا مینار لاثانی
کوئی اس کی نگاہوں میں کبھی بھی جچ نہیں سکتا
زیارت کی ہے جس نے آپ کی اک بار لاثانی
حسیں دیکھا نہیں ہے آپ سا کوئی زمانے میں
ہیں بے شک آپ ہی تقدیر کے شہکار لاثانی
ہیں ہم بھی آپ کے دیدار کے ہر پل تمنائی
علی اکبرؒ کے صدقے میں ملے دیدار لاثانی
ہجومِ شوق دیکھا ہے درِ آقا پہ منگتوں کا
ملے خیرات ہر سائل کو اے سرکار لاثانی
عقیدت اس قدر ثانی کو ہے سرکارِ والا سے
ہو اس سے آپ ہی کی شان کا اظہار لاثانی

صاحبزادہ پیر سید محمد اعجاز اکبر ثانی

☆

جسے دیکھا وہی ممنون احساں ہے علی پور کا
مثالِ مہر ومہ دامن فروزاں ہے علی پور کا

اسی بستی پہ پیہم ہے نزول رحمت باری
ہر اک انسان پر لطف فزاواں ہے علی پور کا

شرابِ معرفت کے جام بٹتے ہیں یہاں ہر سو
ہر اک ذرہ مثال نجم تاباں ہے علی پور کا

یہیں پر ابرِ لطف پیرِ لاثانی برستا ہے
کہ جن کے نام سے ہر فرد نازاں ہے علی پور کا

اسی بستی میں ہیں آرام فرما سید اکبرؒ
وہ جن سے نام ہر جانب درخشاں ہے علی پور کا

فیوضِ نقشبندیت یہاں تقسیم ہوتے ہیں
زمانے بھر پہ یہ بھی ایک احساں ہے علی پور کا

بہر جانب فضا میں ہے رچی ایمان کی خوشبو
جہاں ہے جس پہ نازاں وہ گلستاں ہے علی پور کا

نگاہِ لطف اس کو ہو عطا پیر جماعت کی
بصد چاہت رضا بھی آج مہماں ہے علی پور کا

پروفیسر محمد اکرم رضا

☆

علی پور سیداں کا مہر تاباں پیر لاثانی
ہوا جس کی ضیاء سے چار سو ماحول نورانی
وہ رہبر تھے شریعت کے وہ پیکر تھے طریقت کے
سدا روشن تھی نورِ معرفت سے ان کی پیشانی
زمانہ معترف ہے ان کے فیضانِ حقیقت کا
درخشاں ہو گئی ان کی نظر سے بزمِ روحانی
سکونِ قلب و جاں پاتے ہیں ان کے در سے درماندہ
مٹا جو اللہ والوں پر مٹی اس کی پریشانی
ہوئے سائل یہاں شاہ و گدا درویش سادہ کے
ہے بہتر بادشاہی سے ولی کے در کی دربانی
ظہوری بھی ہے اک ادنیٰ گدا اللہ والوں کا
نگاہوں میں کوئی جچتا نہیں ہے تاجِ سلطانی

محمد علی ظہوری

☆

شاہ ثانی پیا اے میرے دلربا، تیری چوکھٹ ہے کافی گدا کے لئے

میں غم کا مارا ہوں مین بے سہارا ہوں، میری جھولی کو بھر دو خدا کیلئے

عرس اپنے کا صدقہ عطا کر ہمیں مست کر جام الفت پلا کر ہمیں

اے میرے مہربان سب کی بھر جھولیاں اپنے اس دلبر و دلربا کیلئے

تو رسولِ معظم ﷺ کا شہکار ہے تو حسینؓ ابن حیدرؓ کا دلدار ہے

سب پہ کرنا کرم سب کا رکھنا بھرم، تیرے منگتے ہیں آئے دعا کیلئے

تو ہے بگڑی ہماری بناتا رہا، تو سدا کام منگتوں کے آتا رہا

میری سن لے صدا کر دے نظر سخا، مصطفےٰ ﷺ کے لئے مرتضیٰؓ کیلئے

مصطفےٰ ﷺ مرتضیٰؓ کی نشانی ہے تو، پیار کی میٹھی میٹھی کہانی ہے تو

زندگی میں تیری شبہ جماعت علیؓ، کتنے عنواں ہیں مدحت سرا کیلئے

یہ ہے تیرا کرم یہ تیری عطا، ہے یہ تیری غریبوں پہ شفقت شاہا

تیرا در مل گیا تیرا گھر مل گیا تیرے صائم کو ذوقِ ثنا کیلئے

صائم چشتی

☆

خدائے یزل بزل کے بندۂ مقبول لاثانی
شگفتہ گلشن سادات کے ہیں پھول لاثانی
علاجِ کور نظراں ہی نہیں اکسیر اعظم ہے
ترے پرنور قدموں کی مقدس دھول لاثانی
دل پر درد و غم کی ایک ہی بس اب تمنا ہے
تمہارے ذکر میں ہر دم رہوں مشغول لاثانی
حیاتِ جاودانی مل گئی ان خوش نصیبوں کو
تری تیغِ نظر سے جو ہوئے مقتول لاثانی
تو بالا ہے مرے ادراک سے میرے تخیل سے
ہو تیری شان کیا الفاظ میں منقول لاثانی
تری اولاد کے احسان کو تیری عنایت کو
یہ یوسفؔ کس طرح سکتا ہے آخر بھول لاثانی

حاجی محمد یوسف نگینہؔ

☆

اے علی پور کی زمیں اے خطۂ پاکیزہ تر
تیرے دامن میں ملی ہے راحت قلب و نظر
تو زمانے میں خدائے پاک کا انعام ہے
ظلمتِ حالات میں تو صورتِ نورِ سحر
تو وقارِ علم روحانی قرارِ زندگی
وقت کے بحرِ رواں میں زینتِ حسنِ گہر
تیرے دامن میں ہے پوشیدہ جمالِ آگہی
تو عقیدت کا ہے مخزن تو محبت کا نگر
تیرے دامن سے وہ ابھرے آفتاب و ماہتاب
جن میں سے ہر ایک ہے رخشندہ و تابندہ تر
گلستانِ نقشبندیت کھلا ہے اس طرح
ہے حلاوت بخش اہلِ ذوق کو اس کا ثمر
اے معظمؔ اولیاء کے دم سے یہ شہر حسیں
خوش خیال و زرنگار و خوش ادا و معتبر

محمد معظمؔ رضا

قبلہ عجب ہے رہنمائی آپ کی
ہر گلی کوچے میں دیکھی ہے دو ہائی آپ کی

غیر سے کیا کام مجھ کو ہوں تیرے در کا گدا
تخت اسکندر سے بہتر ہے گدائی آپ کی

رات دن آنکھیں ترستی ہیں زیارت کیلئے
ہو کہیں مولا مرے جلوہ نمائی آپ کی

ظلمتِ عصیاں نے میرے دل کو کر رکھا سیاہ
دور ہوتی ہے اگر ہو وے رسائی آپ کی

عفو عصیاں کر کے اس کو خلد میں بھیجے کریم
جس کے دل میں اے شہا الفت سمائی آپ کی

جو کرے تیری زیارت آگ دوزخ ہو حرام
ہے عجب مولا نے یہ صورت بنائی آپ کی

تم ہو حل المشکلات اور دافع رنج و بلا
ہے دو عالم میں شہا عقدہ کشائی آپ کی

آیۂ تطہیر ہے فرقان میں نازل ہوئی
مشتہر عالم میں ہے کیا دلربائی آپ کی

یا جماعت شاہ علیؒ خدمت میں تو لِلّٰہ بُلا
سخت مشکل ہے مرے حق میں جدائی آپ کی

اس لطیف پُر خطا کو مدح کی طاقت کہاں
شیفتہ سو جاں سے ہے ساری خدائی آپ کی

محمد لطیف

☆

شاہِ لاثانیؒ کے لاثانی دربار پر، مردہ دل جب گئے زندگی مل گئی
آفتابِ علی پور کی اٹھی نظر، ہر نظر کو نئی روشنی مل گئی
ابنِ حیدرؓ کا جب آستاں مل گیا، یہ جہاں مل گیا وہ جہاں مل گیا
مل گئی اس کو جنت خدا کی قسم، پیر میرے کی جس کو گلی مل گئی
شاہ ثانی محمد ﷺ کا دلدار ہے، اس کا دربار حیدرؓ کا دربار ہے
گمراہوں کو یہاں منزلیں مل گئیں، رہزنوں کو یہاں رہبری مل گئی
شاہِ ثانی کے جو بھی گدا بن گئے، مولوی بن گئے پیشوا بن گئے
نار کو وہ نظر سے گلستاں کریں جن کو اس باغ کی کلی مل گئی
مل ہی جائے گا تم بے گماں مانگ لو، یہ جہاں مانگ لو، وہ جہاں مانگ لو
یہ ہے وہ در کہ جس در سے جس چیز کا جب ارادہ کیا وہ جبھی مل گئی
یہ ہے سب فیض لاثانی سرکارؒ کا کون صائم بے چارے کو تھا جانتا
اسی ہی در سے محمد ﷺ کے دربار، نعت خوانی ملی شاعری مل گئی

صائم چشتی

سلام بحضور سرکار لاثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سلام اس شاہِ ثانی پر کہ جو آلِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہے
سلام اس پر کہ جو لختِ دل سرکار حیدرؓ ہے
سلام اس شاہِ ثانیؒ پر جو ذاتِ حق کا مظہر ہے
سلام اس مردِ کامل پر نظر جس کی ولی گر ہے
سلام اس پر کہ جس کی صورت و سیرت ہے لاثانی
سلام اس پر کہ جس کا فیض روحانی ہے لافانی
سلام اس پر ملا جس کو لقب شاہ جماعت کا
سلام اس پر علی پور میں جو منبع ہے جماعت کا
سلام اس پر کہ جس نے فیض کے دریا بہا ڈالے
سلام اس پر کہ جس نے غم زمانے کے مٹا ڈالے
سلام اس پر مسلّم جس کی ہے شاہی و سلطانی
سلام اس پر کہ جس کے در پہ ہے رضواں کی دربانی
سلام اس پر ملی جس کو فقیری میں شہنشاہی
سلام اس پر کہ جس نے خوب لوٹا فیض چوراہی
سلام اس پر کہ جس کا ہے لقب سرکار لاثانی
سلام اس پر جھکی ہے جس کے در پر میری پیشانی

سلام اس پر جو مظہر ہے مجدد الف ثانی کا

سلام اس پر کہ جو واقف ہے رازِ لامکانی کا

سلام اس پر کھلے ہیں جس پہ اسرارِ خداوندی

سلام اس پر ہمیشہ جس نے کی سنت کی پابندی

سلام اس پر کہ روحوں پر مسلم راج ہے جس کا

سلام اس پر کہ اک لٹھے کی ٹوپی تاج ہے جس کا

سلام اس پر کہ جس کی سادگی رشکِ سکندر ہے

سلام اس پر جو غوثِ زماں قطب و قلندر ہے

سلام اس پر کہ جو کانِ عنایت ہے علی پور میں

سلام اس پر کہ جو بحرِ سخاوت ہے علی پور میں

سلام اس پر کہ جس کا مل گیا ہے پاک در ہم کو

سلام اس پر کہ جس کا مل گیا لختِ جگر ہم کو

سلام اس پر کہ جس کی ہے ثنا بس میرا سرمایہ

سلام اس پر کہ جس کے لطف کا صائمؔ پہ ہے سایہ

صائم چشتی

☆

تیری صورت تیرا نقشہ تیری تصویر لاثانی
ترے جلوے ترا منظر تری تنویر لاثانی
ترا دادا ترا نانا تے بلکہ گھر دا گھر سارا
سراپا نور پاکیزہ تے ہے تطہیر لاثانی
تری عظمت تری رفعت تری پرواز شہبازی
ترا مرکز ترا محور تری تقدیر لاثانی
ترا ظاہر ترا باطن تری صورت تری سیرت
ہے لاثانی ہی لاثانی اے میرے پیر لاثانی
شفا صائم دوا تیری دعا تیری رضا رب دی
کرے ناں خاک دے ذرے کیوں اکسیر لاثانی

صائم چشتی

میخانہ لاثانیہ عالیہ چوں علی اکبر نوں اکبری جام ملیا
مستی حشر تک جیہدی نہیں جاسکدی ایسا آپ نوں کیف دوام ملیا
علی اکبر توں میں قربان جاواں کڈا اکبر اعظم ہے نام ملیا
حافظ آقا لاثانی دی گود وچوں علی اکبر نوں اکبر مقام ملیا

☆

منقبت

پیر سید علی اکبر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

وصال 28 نومبر 1965ء بروز اتوار

نبی دا لال ، حیدرؓ دا دلارا ہے علی اکبرؓ
ہے لاثانی تے لاثانی دا پیارا ہے علی اکبرؓ

جیہدے دل تکیا اوسے نوں نور و نور کردتا
ولایت دا درخشندہ ستارا ہے علی اکبرؓ

کرایاں طے جنھوں سب منزلاں خود آپ دادے نے
طریقت دا سمندر بے کنارا ہے علی اکبرؓ

نہ ڈر اوہناں نوں دوزخ دا نہ ڈر منکر نکیراں دا
جھاں خوش بختاں دا بنیا سہارا ہے علی اکبرؓ

رہیا لاثانی دے وانگوں ، سدا سادے لباس اندر
تے نقشہ دادے دا سارے دا سارا ہے علی اکبرؓ

ہے رُخ تقدیر دا اوسے طرف ہو جاندا فوراً
جدھر کر دیندا صائم اشارہ ہے علی اکبرؓ

صائم چشتی

علی اکبرؒ سرکارؒ

عالی مرتبت اکبر شان والا پوتا شاہ جماعت دا علی اکبرؒ
علی پور دے فلک تے چمکدا اے بن کے سورج طریقت دا علی اکبرؒ
پیکر عشق و محبت دا علی اکبرؒ مظہر شانِ ولایت دا علی اکبرؒ
حافظ اکبری عالی دربار جس دا منبع فیض سخاوت دا علی اکبرؒ

ہے ونڈدا اپنے دادے دے خزانے نوں علی اکبرؒ
تے دیوے فیض اپنے تے بیگانے نوں علی اکبرؒ
بنا دتا اے کیاں نوں ولی اوہدی نوازش نے
تے رنگیا اے ولایت تھیں زمانے نوں علی اکبرؒ
ناں کر وے بیعت سن ہرگز کدی اپنے مریداں نوں
ناں پچھدے سن جدوں تک دادے نانے نوں علی اکبرؒ
رسولِ پاک دی سنت دے اتے رات دن چل کے
سی چمکاوندے لاثانی دے گھرانے نوں علی اکبرؒ
ایہہ رنگ صائم مرے اشعار وچ کیویں سی آسکدا
جے رنگ دے ناں محبت دے فسانے نوں علی اکبرؒ

صائم چشتی

منقبت

پیر سید علی اکبر شاہ رحمۃ اللہ علیہ (پوتے لاثانی سرکار رحمۃ اللہ علیہ)

مرے محسن ، مرے مولا ، مرے رہبر علی اکبرؒ
ولایت کے فلک کے ضو فشاں اختر علی اکبرؒ

علیؒ کے لاڈلے نور نگاہ شاہِ لاثانی
بہارِ گلستاں احمد سرور علی اکبرؒ

قدم اس کے ہیں چومے منزلوں نے خود عقیدت سے
جھکی جس کی جبیں آکر تیرے در پر علی اکبرؒ

اگرچہ ہے بڑا ہی تلخ دن محشور ہونے کا
ترے ہوتے مگر کیا ہے غم علی اکبرؒ

مرے غم بھول جاتے تھے ، سکوں ملتا تھا جنت کا
میں جب تھا دیکھتا تیرا رخ انور علی اکبرؒ

مجھے یوسفؔ نہ کیوں ملتا علی کا دامنِ رحمت
کہ ہیں جب کہ میرے رہبر ، علی اکبرؒ علی اکبرؒ

حاجی مولانا محمد یوسفؔ نگینہ

میرے عظیم محسن دوست

شہیدِ راہِ وفا

الحاج محمد حمید جماعتی (فرید کوٹی رح)

آپ کی ولادت 1942ء ریاست فرید کوٹ (انڈیا) میں ایک آرائیں گھرانے میں ہوئی۔ ابھی آپ کی عمر صرف پانچ برس کی تھی۔ کہ آپ کو خاندان کے ہمراہ ہجرت کر کے پاکستان آنا پڑا۔

ابتدائی تعلیم گورنمنٹ سی۔ ایم۔ آر۔ ہائی سکول اوکاڑا سے حاصل کی۔ آپ نے 1964ء میں میٹرک پاس کیا۔ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد شادی 1967ء میں ہوئی اور کاروبار زندگی میں مصروف ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو چار بیٹے اور چھ بیٹیوں سے نوازا۔ الحمد اللہ سب بچے اپنے اپنے گھروں میں خوشی سے شادو آباد ہیں۔ ان کے والد محترم حاجی محمد حنیف جماعتی مرحوم ایک کاروباری انسان تھے۔ چند مخلص دوستوں کے ساتھ ملکر ایک کمپنی بنائی جو کہ سبزی منڈی اوکاڑا میں حاجی محمد حنیف + شیخ محمد طفیل اینڈ کمپنی کے نام سے ملک بھر میں اور بیرون ملک بھی اس نام سے جانی پہچانی جاتی تھی۔

اس فرم میں بارہ پاٹنر تھے جن کا تعلق آرائیں برادری + شیخ برادری اور رحمانی برادری سے تھا۔ مختلف برادریوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اس فرم نے تقریباً 60 سال تک مکمل ہم آہنگی اور بھائی چارہ کے ساتھ مشترکہ کاروبار کیا اور کمپنی والے کے نام سے مشہور رہوئے۔

حاجی محمد حمید جماعتیؒ اور ان کا خاندان انڈیا ہی سے شہنشاہ امیرِ ملت

حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کے گھرانے سے بیعت تھا۔ اور قبلہ پیر صاحب اکثر فرید کوٹ (انڈیا) آیا جایا کرتے تھے۔ یہ گھرانا محدث علی پوریؒ کے خادم ہونے کی حیثیت سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ اور آج تک تقریباً امیرِ ملتؒ کے خاندان کے اکثر شہزادگان اس گھر میں تشریف لاتے رہتے ہیں۔ یہ اس گھرانے پر اللہ تعالےٰ کا خاص فضل وکرم ہے۔

والد محترم حاجی محمد حنیف جماعتیؒ کا وصال 28 اکتوبر 1988ء بروز اتوار بعمر 78 سال ہوا۔ حاجی محمد حمیدؒ کی والدہ محترمہ کرم بھری کا وصال 2 مئی 2002ء بروز جمعرات ہوا۔ انکی اہلیہ محترمہ رقیہ بی بیؒ کا وصال 3 فروری 2009ء بروز پیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی بخشش اور مغفرت فرمائے۔ (آمین)۔ والد محترم کی وفات کے بعد قبلہ حاجی محمد حمید صاحبؒ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے پیر خانے کے آخری دم تک خادم ہی رہے۔ ہر سال عرس مبارک پر لنگر کا خصوصی انتظام اپنی جیب خاص سے آخری دم تک کرتے رہے۔

میرے پر احسان عظیم اس طرح کیا کہ میں تلاشِ مرشد میں مارا مارا پھر رہا تھا مجھے اپنی منزل نہیں مل رہی تھی۔ حاجی محمد حمید صاحبؒ نے خصوصی کرم فرما کر 1978ء میں قبلہ جوہر ملت الحاج پیر سید اختر حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کروا کر زندگی بھر کیلئے مجھے ممنون احسان رکھا۔ اور آخری دم تک ساتھ دیا۔ جب بھی علی پور شریف کوئی پروگرام ہوتا بندہ کو خصوصی طور پر اپنے ساتھ لے کر جاتے۔ سالانہ عرس پاک پر بڑے اہتمام کے ساتھ لنگر کا انتظام کر کے مجھے ساتھ لیکر جاتے یہ ان کی میرے ساتھ خاص شفقت

اور محبت تھی اور پیر بھائی کے ناطے کے علاوہ مجھے سگے بھائیوں کی طرح اپنے ساتھ رکھا اور باہمی طور پر قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے۔ حاجی حمید صاحب کی والدہ کرم بھری کا وصال 2 مئی 2002ء میں ہوا۔ ان کی اہلیہ محترمہ رقیہ بی بی کا وصال 9 جولائی 2009ء کو ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت اور بخشش فرمائے۔ آمین

سفر آخرت: مورخہ 9/5/2011 بروز پیر رات 11 بج کے 30 منٹ پر ڈالے پر لنگر وغیرہ لوڈ کروا کر اپنے بیٹے حاجی محمد لطیف جماعتی بڑی بیٹی زینب بی بی + اپنی ہمشیرہ مریم + اپنی نواسی اور 2 بچیوں کو پتوکی سے ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ فجر کی نماز 4 بج کے 30 منٹ پر مرید کے پیٹرول پمپ پر باجماعت ادا کی۔ وہاں سے روانہ ہو کر مورخہ 10/05/2011 صبح 7 بجے دربار عالیہ علی پور شریف پہنچے۔

لنگر شریف مختلف شہزادگان کے ہاں دیتے ہوئے۔ کمرہ نمبر 83 پر قیام کیا۔ ناشتہ کر کے آرام کیلئے سو گئے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد چائے پی تو فرمانے لگے۔ گرمی کی وجہ سے میری طبیعت گھبرا رہی ہے۔ آج بھی گرمی ہے + کل بھی گرمی میں گزرے گا اور پرسوں ختم شریف کے بعد بھی گرمی ہی میں مجھے واپس اوکاڑا جانا پڑے گا۔ یہ میری طبیعت کیلئے بہت مشکل ہوگا۔ میں نے کہا جیسے آپ کی مرضی۔

اپنے موبائل سے اپنے بڑے بیٹے حاجی A.D کو اوکاڑہ فون کر کے کہا کہ گاڑی لیکر فوراً علی پور شریف پہنچو اور مجھے واپس اوکاڑا لے جاؤ۔ گرمی کی وجہ سے میری طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ میں نے کپڑا گیلا کر کے ان پر دیا تو پھر

سکون ہو گیا۔ 30 منٹ بعد پھر دوبارہ کپڑا گیلا کر کے اوپر دیا تو پھر سکون میں ہو گئے۔ عصر کے وقت تقریباً 4 بجے نماز کیلئے وضو کیا تو سانس چڑھنا شروع ہو گیا۔ میڈیسن خود لی نیم گرم پانی کا کپ پیا۔ طبیعت بگڑنا شروع ہوئی ہم انہیں کمرے سے نیچے صحن میں لے آئے چار پائی پر لٹایا۔ بار بار پانی پیتے اور زبان پر یہ ذکر جاری ہو گیا۔

یا اللہ میری توبہ + یا اللہ مجھے معاف فرما + اللہ ہو + اللہ جی + لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ سامنے قبلہ امیر ملت کا دربار عالیہ تھا۔ صحن سے چار پائی باہر گراؤنڈ میں لے آئے۔ پیر سید افضل حسین شاہ صاحب کو فون پر اطلاع دی گئی۔ انہوں نے میڈیسن اور اپنا ماسک بھیج دیا۔ ابتدائی طبی امداد دی گئی۔

پیر سید منظر حسین شاہ صاحب کو اطلاع دی گئی۔ تو انہوں نے بمعہ ڈرائیور اپنی گاڑی بھیج دی تاکہ ان کو کسی ہسپتال یا ڈاکٹر کے پاس لے جایا جا سکے۔ اتنے میں نگران لنگر خانہ جناب بختیار بٹ عرف پپو صاحب نے 1122 کو نارووال فون کر کے بلوالیا۔ 15 منٹ کے بعد گاڑی پہنچ گئی۔ گاڑی فوری طور پر حاجی محمد حمید کو لے کر سہارا ہسپتال کیلئے روانہ ہو گئی۔ گاڑی میں ان کو فوری طور پر آکسیجن دی گئی۔ گاڑی میں میرے علاوہ انکی ہمشیرہ مریم بی بی اور بڑی بیٹی زینب بی بی بھی سوار ہو گئیں۔

15 منٹ بعد گاڑی سہارا ہسپتال نارووال پہنچ گئی۔ ایمرجنسی میں فوری طور پر آکسیجن اور ابتدائی طبی امداد دی گئی۔ ٹھیک پانچ منٹ بعد حاجی صاحب نے آکسیجن وارڈ کا ماسک اپنے منہ سے ہٹایا اور بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون میں نے

فوری طور پر پیر سید منظر حسین شاہ صاحب کو بذریعہ فون حاجی صاحب کی وفات کی اطلاع دی۔ بیٹے لطیف کو فون کیا حفیظ بیٹے کو اوکاڑا اطلاع دی۔ حاجی AD صاحب جو گاڑی لیکر بھائی پھیرو کے پاس پہنچ گئے تھے ان کو فون پر اطلاع کر کے واپس اوکاڑا جانے کا کہا اپنے دونوں بیٹوں کو فون کر کے حاجی صاحب کے گھر جانے کا کہا۔ رات 9 بج کر 30 منٹ پر سہارا ہسپتال سے بذریعہ ایمبولینس روانہ ہوئے۔ بچے بھی ہسپتال پہنچ گئے تھے۔ حاجی صاحب کی میت لیکر رات 2 بجے اوکاڑہ پہنچے 10/05/2011 بروز منگل صبح 10 بجے نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جنازہ کی نماز مفتی شہر الحاج مولانا احمد یار خان رضوی خطیب جامع مسجد غلہ منڈی اوکاڑہ نے پڑھائی۔

مورخہ 11/05/11 بروز بدھ جبکہ علی پور شریف میں عرس کی تقریبات جاری تھیں حاجی محمد حمید جماعتیؒ کے قل شریف جامع مسجد غلہ منڈی اوکاڑا میں صبح 11 بجے ادا کیے گئے۔ اس طرح 50 سالہ پرانا پیر بھائی کا اور 32 سالہ مسلسل عرسِ پاک پر حاضری کا شرف کا اس عرسِ پاک سے ایک روز قبل اختتام پذیر ہوا۔

شہیدِ راہِ وفا نے حالت سفر اپنے مرشد کے قدموں میں تقریبات عرس میں شرکت کرتے ہوئے اذانِ مغرب کے وقت 7 بجے شام اسطرح سفرِ آخرت فرمایا کہ میرے کہے گئے شعروں کی ترجمانی کردی کہ

جب میرا وقتِ اخیر ہو
میرے سامنے میرا پیر ہو

چاروں طرف تنویر ہو

کیا خوب میری اخیر ہو

دیکھوں میں تیرا جمالہ + صلو علیہ وآلہ

اللہ تعالے مرحوم کو ان کے والدین اور اہلیہ محترمہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ان سب کی مغفرت اور بخشش فرما کر ان کی قبور پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارش نازل فرمائے آمین۔

لے کر جنتوں کی نوید چلے گئے

لو ہم کو روتا چھوڑ کر حمیدؒ چلے گئے

☆ حاجی محمد حمیدؒ کے بیٹے

1۔ حاجی چوہدری اللہ دتہ جماعتی 2۔ حاجی چوہدری محمد لطیف جماعتی

3۔ چوہدری محمد حفیظ جماعتی 4۔ چوہدری محمد شفیق جماعتی

☆ بیٹیاں:

1۔ زینب بی بی 2۔ کلثوم

3۔ عابدہ پروین 4۔ شمیم

5۔ گلشن حمید 6۔ زبیدہ بی بی

حاجی محمد حمید جماعتیؒ کی عمر مبارک 70 سال تھی۔ تاریخ وصال 10 مئی 2011ء بروز منگل شام 7 بجے۔

حاجی حمیدؒ مرحوم کی جدائی پر تحریر کردہ جذبات اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

تحریر! حاجی رحمت علی رحمت جماعتی

232 کینال ویو ہاؤسنگ سکیم، اوکاڑا

پنجتن پاک کی تُو ہے کلی یا حضرت شاہ جماعت علیؒ
ولیوں میں تیری شان جلی یا حضرت شاہ جماعت علیؒ

بیادِ شہیدِ راہِ وفا حاجی محمد حمیدؒ جماعتی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

بروز منگل 10 مئی 2011ء بوقت شام بر موقع عرس مبارک علی پور شریف

لے کے جنتِ فردوس کی نوید چلے گئے
لو ہم کو روتا چھوڑ کر حمیدؒ چلے گئے

وہ پھر نہ آسکیں گے کبھی اس جہاں میں
سب کچھ جہاں کا چھوڑ کے بعید چلے گئے

لینا صبر سے کام مرے سارے دوستو
کر کے وہ سب کو صبر کی تاکید چلے گئے

حصے میں آئی سعادت حرم پاک کی
راہِ وفا میں ہو کر وہ شہید چلے گئے

ان کے آخری سفر کا یوں ہوا اختتام
مرشد سے پا کے جنت کی نوید چلے گئے

خدمت میں جو رہے دینِ متین کی
کر کے بلند پرچمِ توحید چلے گئے

جب وقت آخری تھا وہ محوِ دید تھے
کرتے ہوئے دیدارِ پیر حمیدؒ چلے گئے

رحمتؔ نے کی ہے رب کریم سے دعا
بخشے خدا حمیدؒ کو وہ بعید چلے گئے

نذرانہ عقیدت حاجی رحمت علی رحمتؔ نقشبندی جماعتی

یااللہ　　　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یاحی　　　　مرقد　　　　یاقیوم

مرحوم حاجی محمد حنیف کمپنی والے

ولد میاں فتح محمد مرحوم (آرائیں)

وفات 28 اکتوبر 1988ء بروز اتوار

10 ربیع الاول 1409ھ عمر 78 سال

گھٹائیں اکبرِ رحمت کی تری تربت پہ چھا جائیں
سدا حوریں فرشتے آکے تجھ پہ پھول برسائیں

یااللہ　　　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یاحی　　　　مرقد　　　　یاقیوم

حاجن کرم بھری

زوجہ حاجی محمد حنیف مرحوم کمپنی والے

وفات 2 مئی 2002ء بروز جمعرات

مرقد پہ تیری رحمتِ حق کا نزول ہو
حامی تیرا خدا اور خدا کا رسول ہو

یااللہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یا حی مرقد مبارک یا قیوم

حاجی محمد حمید ولد حاجی محمد حنیف ولد جماعتی فرید کوٹی کمپنی والے

تاریخ وصال 10 مئی 2011ء بروز منگل

بمطابق 6 ربیع الثانی 1432ھ بمقام علی پور سیداں بعمر 70 سال

مرغِ بسمل کی طرح تڑپتا ہم کو چھوڑ کر

شہرِ خموشاں میں آپ نے بستی آباد کی

ماں دی شان

ہن ماں دیاں شاناں انمول بندیا
بوہے رحمتاں والے لے کھول بندیا

ماں دیاں قدماں اِچ جنت اے
کر خدمت ہو جا انمول بندیا

ماں ہر ویلے خیراں منگے تیریاں
لے ماں دیاں دعاواں ناں رول بندیا

خدمت ماں دی اچ جنت ہے ملدی
سودا ملے ستا بے مول بندیا

ماں دیاں گلاں بڑے کم آوندیاں
من گلاں ماں دیاں اَن بھول بندیا

ماں دی زبان وچوں رب بولدا
من سارے ماں دے توں بول بندیا

ماں جو کہہ دیوے رب پوری کر دیندا
آکھے لگ ماں دے نہ ایویں ڈول بندیا

ماں دیاں گلاں انمول موتی نیں
ایہہ موتی مٹی وچ نہ رول بندیا

ماں دی شان رحمت لکھ دتی اے
من لے ایہہ سوہنے توں بول بندیا

(حاجی رحمت علی رحمتؔ)

تفصیل اولیائے علی پور شریف کی شادی خانہ آبادی

نام، ولدیت اور اولادِ پاک

سید کریم شاہ بن سید منور علی شاہ کی شادی سیدہ نور فاطمہ بنت سید حسن علی شاہؒ۔ والدِ محترم امیرِ ملت۔

تاریخ وصال 13 مئی 1902ء بروز منگل عمر 125 سال 1320ھ۔

اولادِ پاک نمبر 1 سید نجابت علی شاہ بڑے بھائی امیرِ ملت

نمبر 2 سید جماعت علی شاہ امیر ملت

نمبر 3 سید صادق علی شاہ چھوٹے بھائی امیرِ ملت

سید جماعت علی شاہ بن سید کریم شاہ کی شادی ماموں کی بیٹی سیدہ امیر بیگم بنت سید توکل شاہ۔ خسرِ محترم امیر ملت

اولادِ پاک: نمبر 1 سید محمد حسین شاہ نمبر 2 سید خادم حسین شاہؒ، نمبر 3 سید نور حسین شاہؒ نمبر 4 لڑکی بنتِ رسول بو جی صاحبہؒ

ولادت 1840ء وصال 30 اگست 1951ء عمر 111 سال 26 ذیعقد 1370ھ بروز جمعۃ المبارک

سید محمد حسین شاہ بن سید جماعت علی شاہ کی شادی تایا کی بیٹی بو بو جی صاحبہ بنتِ سید نجابت علی شاہ سے ہوئی۔

ولادت 4 اکتوبر 1880ء وصال 16 اکتوبر 1961ء عمر 85 سال۔

بڑے بیٹے امیرِ ملت

اولادِ پاک اختر حسین + انور حسین۔ سردار فاطمہ

سید خادم حسین شاہ بن سید جماعت علی شاہ کی شادی نمبر 1 پھوپھی زاد سیدہ امتیاز بی بی سے ہوئی نمبر 2 تایا زاد سیدہ بنت سید نجابت علی شاہ سے ہوئی

اولاد پاک نمبر 1 سید حامد حسین شاہ وصال عمر 8 سال

نمبر 2 سید نذر حسین شاہؒ وصال سیّد خادم حسین شاہ 22 اکتوبر 1951ء منجھلے بیٹے امیرِ ملت کچا کھوہ (خانیوال) ریل سے گرے اور وصال ہوا۔

سید نور حسین شاہ (شاہ بابا) بن سید جماعت علی شاہ کی شادی سیدہ بنت علی حسین شاہ سے ہوئی تایا زاد۔

ولادت 1888ء وصال 11 مئی 1978ء عمر 90 سال چھوٹے بیٹے امیرِ ملت

اولادِ پاک سید بشیر حسین شاہ + دو لڑکیاں (زبیدہ بی بی + طاہرہ بی بی)

بنت رسول بو جی صاحبہ دختر امیرِ ملت سید جماعت علی شاہ کی شادی چچا زاد سید اولاد حسین شاہ بن صادق علی شاہ سے ہوئی۔

اولادِ پاک سید حیدر حسین شاہ۔ وصال 11 مئی 1953ء

سید اختر حسین شاہ بن محمد حسین کی شادی نمبر 1 ماموں علی حسین کی بیٹی منیرہ بی بی سے ہوئی۔ پوتے امیرِ ملت اولاد پاک سید اشرف حسین + سید افضل حسین، دوسری شادی حبیب فاطمہ دختر سید سردار علی شاہ سے ہوئی۔

اولادِ پاک سید خورشید حسین، سید منور حسین، سید ذاکر حسین، سید مظفر حسین، عابدہ بی بی، زاہدہ بی بی، شاہدہ بی بی۔

وصال 1980ء 6 اکتوبر

سید انور حسین شاہ بن محمد حسین شاہ کی شادی سیدہ صوفیہ بی بی دختر سید نور حسین شاہ سے ہوئی۔ وصال 19 اکتوبر 1972ء پوتے امیر ملت۔ اولادِ پاک سیّد بشیر حسین شاہ + سعیدہ بی بی۔

سید بشیر حسین شاہ بن سید نور حسین شاہ کی شادی سیدہ سردار فاطمہ بنت سید محمد حسین شاہ سے ہوئی۔

اولادِ پاک نمبر 1 زبیدہ بی بی، طاہرہ بی بی، دوسری شادی سے شہزاد بی بی 2 لڑکیاں

وصال 16 جنوری 1983ء پوتے امیرِ ملت

سید حیدر حسین شاہ بن سید اولاد حسین شاہ کی شادی سعیدہ بنت سید

نور حسین شاہ سے ہوئی۔

اولادِ پاک عابد حسین + ماجد حسین۔ بچپن میں سب کا وصال ہوا۔ نواسے امیرِ ملت

سید اشرف حسین شاہ بن سید اختر حسین شاہ کی شادی ماموں زاد مسرت فاطمہ بنت سید حسین شاہ سے ہوئی اولاد کوئی نہیں

وصال 3 مارچ 2006ء، پڑپوتے امیرِ ملت

سید نذر حسین شاہ بن خادم حسین شاہ کی شادی ماموں کی بیٹی سعیدہ فاطمہ بنت علی حسین شاہ سے ہوئی۔ پوتے امیرِ ملت

اولادِ پاک سید منظر حسین شاہ، سید اشتیاق حسین شاہ۔ فرحت بی بی، عصمت بی بی۔ وصال 8 فروری 2009ء عمر 77 سال ولادت 1932ء

منقبت

فخرِ ملت پیر سید افضل حسین شاہ جماعتی (رحمتہ اللہ علیہ)

میرا ٹُر گیا افضل پیر
میں گلی گلی لبھدا پھراں
جہڑا بے کساں دا سی دستگیر
میں گلی گلی لبھدا پھراں

جوہرِ ملت دا راج دُلارا
شاہِ جماعت دی اکھ دا تارا
سیّد سوہنا بدر مُنیر
میں گلی گلی لبھدا پھراں

مُرشد میرا محدّث یگانہ
پاک محمد ﷺ جس دا نانا
سوہنا حق دی سی تصویر
میں گلی گلی لبھدا پھراں

آل نبی دی اولاد علی دی
نالے نسبت غوثِ جلی دی
امیرِ ملت دی ہے جاگیر
میں گلی گلی لبھدا پھراں

عاشق رو رو دین دوہائیاں
مُرشد دے گیا داغ جُدائیاں
ہوئے خادم سبؑ دل گیر
میں گلی گلی لبھدا پھراں

آلِ نبی ﷺ دا پاک گھرانہ
آباد رہوے شالا مُرشد خانہ
لکھے وارث کیہ تحریر
میں گلی گلی لبھدا پھراں
(وارث علی جماعتی مُرید کے)

رُباعی

علی پور میں اب وہ ستارہ نظر نہیں آتا
جن کے ہم ہوئے وہ ہمارا نظر نہیں آتا
کشتی ہے بھنور میں کنارا نظر نہیں آتا
وارث خیر دینے والا پیارا نظر نہیں آتا

ہدیہ ذوق وشوق

بحضور قُطبِ زماں شیخ المشائخ پیر سیّد جماعت علی شاہ نور اللہ مرقدہ

رقصاں ہے میرے لب پہ جماعت علی کا نام
کل بھی تھے آپ آج بھی ہیں وقت کے امام

پیکر میں اپنے قلعہ تبلیغ دین تھے
وہ چلتے پھرتے صاحب شرع متین تھے

اللہ کے ولی تھے وہ روشن ضمیر تھے
وہ تھے امیر "ملتِ برصغیر" کے!

قُطبِ زماں تھے اور غلامِ رسول تھے
ہر مستمند کی وہ دعائے قبول تھے!

میخانہ ازل کے وہ مست الست تھے
مست الست ساغرِ کوثر، بدست تھے!

شفاف آئینے کی طرح زندگی کا عکس
مساوات کا تھا عکس جماعت علی کا عکس

تھے زندگی میں جسے گرامی! اسی طرح
جاری ہے انکا فیضِ دوامی اسی طرح

وہ مہربان سب پہ رہے دمبدم رہے
ہر بزم عام و خاص میں وہ محترم رہے

اللہ اور رسول کا سانسوں میں نام تھے
ہر وقت ان کے لب پہ درود و سلام تھا

پروانہ وار شمع رسالت پہ تھے فدا
سرکار دو جہاں کی وہ عظمت پہ تھے فدا

معلوم بھی ہے کیا تھا جماعت علی کا ہاتھ
اللہ ان کے ساتھ، محمد ﷺ ان کے ساتھ ہے

عشق نبی کی سیر و سیاحت میں عمر بھر
محوِ سفر رہے وہ محبت میں عمر بھر

وہ روضۂ رسول پہ حاضر رہے سدا
کرتے رہے فریضہ حج پے بہ پے ادا

دل میں تھے اپنے شہر مدینہ لیے ہوئے
بحر کرم میں اپنا سفینہ لیے ہوئے

ان اولیائے کرام کے اسمائے گرامی جن کے مزاراتِ مقدسہ کی زیارت کا مجھے شرف حاصل ہوا۔ الحمدللہ

نمبر شمار	نام	ایڈریس
1	حضرت سید محمد اسمٰعیل شاہ بخاری	حضرت کرمانوالہ شریف، اوکاڑا
2	حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری	حضرت کرمانوالہ شریف، اوکاڑا
3	حضرت سید محمد علی شاہ بخاری	حضرت کرمانوالہ شریف، اوکاڑا
4	حضرت سید غضنفر علی شاہ بخاری	حضرت کرمانوالہ شریف، اوکاڑا
5	حضرت سید فتح محمد شاہ (فتوے شاہ)	چک L-24/2 کسان، اوکاڑا
6	حضرت خواجہ عبد الصمد حصاروی	رینالہ خورد، اوکاڑا
7	حضرت سید مقصود علی شاہ جعفری	رینالہ خورد، اوکاڑا
8	حضرت محمد ادریس (عرف بابا مست)	چک نمبر AL - 11/1 نزد رینالہ، اوکاڑا
9	حضرت سید فقیر حسین شاہ قادری طرطوسی	چک نمبر AL - 2/1 شیر گڑھ روڈ، اوکاڑا
10	حضرت میاں گرجا صاحب	پل جوڑیاں (حبیب آباد)
11	حضرت بابا مست شاہ	بہڑوال نزد چونیاں (ضلع قصور)
12	حضرت سائیں شمس علی چشتی قادری	فتحیانہ ڈھلیانہ (حجرہ)، اوکاڑا
13	حضرت پیر محمد عظیم قادری	کھیڑ پر شریف (حبیب آباد) ضلع قصور

نمبر	نام	مقام
14	حضرت لالہ پاک	کھیڑ پر شریف (حبیب آباد) ضلع قصور
15	حضرت میاں ہمدم صاحب — مہر محمد	ضلع قصور چھانگا مانگا ضلع قصور
16	حضرت شیر شاہ ولی	ضلع قصور ریلوے سٹیشن پتوکی ضلع قصور
17	حضرت سائیں (بابا کتیاں والا)	ضلع قصور ریلوے سٹیشن پتوکی
18	حضرت محمد ابراہیم داؤد بندگی کرمانی	شیر گڑھ، اوکاڑا
19	حضرت سخی سُیدن سائیں	دیپالپور، اوکاڑا
20	حضرت سائیں عبدالرزاق نقشبندی	دیپالپور، اوکاڑا
21	حضرت جتی شہباز قلندر	چک نمبر L-49/2، اوکاڑا
22	حضرت لال بہاول شیر قلندر	حجرہ شاہ مقیم، اوکاڑا
23	حضرت شاہ محکم الدین (شاہ مقیم)	حجرہ شاہ مقیم، اوکاڑا
24	حضرت حافظ محمد عیسیٰ خاں	چوچک، اوکاڑا
25	حضرت صوفی محمد صدیق نقشبندی	مُرولا شریف، اوکاڑا
26	حضرت محمد غوث بالا پیر گیلانی	ستگھرہ، اوکاڑا
27	حضرت پیر غلام محی الدین گیلانی	ستگھرہ، اوکاڑا
28	حضرت قادری طرطوسی	نتھیں بودلہ ملگدہ چوک، اوکاڑا
29	حضرت سید محمد اسمٰعیل شاہ	نزد ملگدہ چوک
30	حضرت سید حُرت مراد شاہ	قلعہ جوند سنگھ (دیپالپور)
31	حضرت سید نادر علی شاہ صابری	موضع اکبر، اوکاڑا
32	حضرت میاں بشیر حسین صابری	بُرج جیونے خاں، اوکاڑا

33	حضرت سید طالب حسین صابری	بُرج جیوے خاں، اوکاڑا
34	حضرت شبیر حسین شاہ گیلانی	کلاسن چک نمبر 41/2-L، اوکاڑا
35	حضرت قاری احمد یار قادری	چک نمبر 39/3-R، اوکاڑا
36	حضرت لال شاہ ولی	نزد طبروق، اوکاڑا
37	حضرت بابا رنگ علی شاہ	چک نمبر 10/4-L، اوکاڑا
38	حضرت بابا بوٹے شاہ	40/GD رائے پور، اوکاڑا
39	حضرت گھسیٹے شاہ	24/GD، اوکاڑا
40	حضرت خواجہ نظام الدین چشتی	نزد بنگلہ گوگیرہ، اوکاڑا
41	حضرت میاں جلال الدین قادری خلیفہ سائیں شیر محمد قادری	چک نمبر 46/GD، اوکاڑا
42	حضرت میاں شیر محمد گیلانی قادری	فتح پور شریف، اوکاڑا
43	حضرت سید غلام رسول گیلانی قادری	کھوہ پاک شریف، اوکاڑا
44	حضرت سید فتح دین چشتی	جاگیر کری والا (دیپالپور)، اوکاڑا
45	حضرت دادا جان	میانہ ٹھٹھہ چک نمبر 28/GD، اوکاڑا
46	حضرت پیر حسن بخش گیلانی	شیخو شریف، اوکاڑا
47	حضرت قاری قمر الدین چشتی	الوردی شریف، اوکاڑا
48	حضرت مولانا نور اللہ نعیمی	بصیر پور شریف، اوکاڑا
49	حضرت محمد اکبر چشتی	بصیر پور شریف، اوکاڑا

50	حضرت خلیفہ عبدالرحیم	چک نمبر 412 گ + ب تاندلیانوالہ، فیصل آباد
51	حضرت بابا بودیاں والا	نزد تاندلیانوالہ، فیصل آباد
52	حضرت سید امداد علی شاہ	مکند نزد سید والا جڑانوالہ روڈ
53	حضرت سید پنج بوڑھاں والے	نزد خانہ آنہ جھال، فیصل آباد
54	حضرت صوفی برکت علی لدھیانوی	(دالووال نزد فیصل آباد)
55	حضرت مولانا سردار احمد قادری	جھنگ بازار فیصل آباد
56	حضرت بابا مست علی شاہ	چک نمبر 86/6-R ساہیوال
57	حضرت سائیں محمد شریف خلیق	گوجرہ شریف
58	حضرت بابا محمد الدین ملنگی چشتی صابری	اوکاڑا
59	حضرت سید محمد اسمٰعیل شاہ (المعروف گھوڑے شاہ)	اوکاڑا
60	حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی	اوکاڑا
61	حضرت مولانا علم الدین فریدکوٹی	اوکاڑا
62	حضرت مفتی بشیر احمد اشرفی	اوکاڑا
63	حضرت قاری عبدالجبار نوری	اوکاڑا
64	حضرت سید قدرت اللہ شاہ صابری	اوکاڑا
65	حضرت صوفی منظور احمد صابری	اوکاڑا
66	حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر	پاکپتن شریف

67	حضرت خواجہ عزیز مکی صحابی رسول	پاکپتن شریف
68	حضرت سید معمور حسین شاہ	پاکپتن شریف
69	حضرت بابا خاکی شاہ	عارف والا روڈ پاکپتن شریف
70	حضرت سید رنگ علی شاہ	عارف والا روڈ پاکپتن شریف
71	حضرت پیر اصغر علی شاہ گیلانی چن پیر	چن پیر پاکپتن شریف
72	حضرت خواجہ بدر الحق	پاکپتن شریف
73	حضرت سید محمد پناہ	کمیر عارف والا روڈ
74	حضرت عبد الحلیم چشتی	بنگلہ بلھے والا عارف والا روڈ
75	حضرت بادشاہ (مرشد سلطان باہو)	خوشاب
76	حضرت بازید محمد (والد سلطان باہو)	شورکوٹ
77	حضرت مائی راستی (والدہ سلطان باہو)	شورکوٹ
78	حضرت خواجہ عبد الحکیم	تلنمبہ عبد الحکیم میاں چنوں
79	حضرت سائیں قطب پاک	سندھیانوالی (پیر محل)
80	حضرت خواجہ زندہ پیر	گھمکول شریف (کوہاٹ)
81	حضرت سلطان باہوؒ	گڑھ مہاراجہ (جھنگ)
82	حضرت خواجہ شمس الدین	سیال شریف (سرگودھا)
83	حضرت خواجہ قمر الدین	سیال شریف (سرگودھا)
84	حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ	گولڑہ شریف (پنڈی)
85	حضرت خواجہ غلام محی الدین (بابو جی)	گولڑہ شریف (پنڈی)

86	حضرت خواجہ فضل محمد شاہ (ماموں مہر علی شاہ)	گولڑہ شریف (پنڈی)
87	حضرت خواجہ عبداللطیف قادری (امام بری سرکار)	اسلام آباد۔ نور پور شاہاں
88	حضرت خواجہ نقیب الرحمٰن شاہ	عیدگاہ شریف (پنڈی)
89	حضرت خواجہ محمد عمر قادری طرطوسی	گوجرانوالہ
90	حضرت سخی محمد عثمان مروندی (شہباز قلندر)	سیون شریف (سندھ)
91	حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت	اوچ شریف
92	جلال الدین بخاری سُرخپوش	اوچ شریف
93	حضرت خواجہ محمد حفیظ اللہ قادری طرطوسی	بریلہ شریف (گجرات)
94	حضرت قنبیط علیہ السلام (لڑکے آدم)	بریلہ شریف (گجرات)
95	حضرت میاں شیر محمد نقشبندی	شرقپور شریف
96	حضرت میاں غلام اللہ لاثانی (برادر میاں شیر محمد)	شرقپور شریف
97	حضرت میاں جمیل احمد نقشبندی	شرقپور شریف
98	حضرت میاں رحمت علی نقشبندی	گھنگ شریف
99	حضرت میاں عبداللہ شاہ قادری (بابا بلھے شاہ)	قصور
100	حضرت محکم الدین سیرانی	(خانقاہ شریف) بہاولپور
101	حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن سیفی	لکھوڈیر (لاہور)

102	حضرت زیارت	شلوازان (پاڑاچنار)
103	حضرت پیرے شاہ قلندر (دمڑوی والی سرکار)	کھڑی شریف آزاد کشمیر
104	حضرت میاں محمد بخش مصنف سیف الملوک	کھڑی شریف آزاد کشمیر
105	حضرت خواجہ نور محمد چوراہی	چورہ شریف (جنڈ)
106	حضرت میاں فقیر محمد چوراہی	چورہ شریف (جنڈ)
107	حضرت میاں نور محمد مہاروی	چشتیاں شریف
108	حضرت غوث بہاؤالحق زکریا سُہروردی	ملتان شریف
109	حضرت شاہ رکنِ عالم	ملتان شریف
110	حضرت میاں صدرالدین (والد شاہ رکنِ عالم)	ملتان شریف
111	حضرت مولانا حامد علی خاں	ملتان شریف
112	حضرت شاہ شمس الدین سبزواری	ملتان شریف
113	حضرت مولانا احمد سعید کاظمی شاہ	ملتان شریف
114	حضرت موسیٰ پاک شہید	ملتان شریف
115	حضرت خواجہ غلام دستگیر	قبولہ شریف
116	حضرت شیر دیوان چاؤلی مشائخ	ساہوکا (بورے والا)
117	حضرت شیخ علم الدین	چونیاں
118	حضرت عابد حسین شاہ گیلانی	فتح پور شریف
119	حضرت فاضل شاہ بخاری	چک نمبر 45/3-R اوکاڑا
120	حضرت شاہ کمال چشتی	قصور

121	حضرت محمد سعید چشتی	بُرج کلاں (قصور)
122	حضرت امام علی الحق	سیالکوٹ
123	حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری	لاہور
124	حضرت میراں حسین زنجانی (پیر بھائی داتا صاحب)	جھگیاں بھمبے والیاں لاہور
125	حضرت بابا شاہ عنایت قادری (مرشد بلھے شاہ)	فاطمہ جناح روڈ لاہور
126	حضرت خواجہ عزیز مکی	لاہور
127	حضرت بی بی پاک داماں	گڑھی شاہو۔ لاہور
128	حضرت میاں میر قادری	لاہور
129	حضرت میراں موج دریا بخاری	لاہور
130	حضرت شاہ ابوالمعالی قادری	لاہور
131	حضرت شاہ محمد غوث قادری	لاہور
132	حضرت سید شاہ کمال قادری	لاہور
133	حضرت خواجہ طاہر بندگی	لاہور
134	حضرت بابا شاہ جمال قادری	لاہور
135	حضرت غازی علم الدین شہید	لاہور
136	حضرت بابو جی غلام سرور قادری طرطوسی	لاہور
137	حضرت سید گل بادشاہ شاہ	سدرہ شریف (ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

138	حضرت سید کریم شاہ والد محترم امیر ملت	علی پور سیداں شریف
139	حضرت سیدہ نور فاطمہ والدہ محترمہ امیرِ ملت	علی پور سیداں شریف
140	حضرت سید حافظ جماعت علی شاہ امیر ملت	علی پور سیداں شریف
141	حضرت سید نجابت علی شاہ برادرِ اکبر امیر ملت	علی پور سیداں شریف
142	حضرت سید صادق علی شاہ برادرِ اصغر امیر ملت	علی پور سیداں شریف
143	حضرت سیدہ امیر بیگم اہلیہ محترمہ امیر ملت	علی پور سیداں شریف
144	حضرت سید حافظ محمد حسین شاہ بڑے بیٹے امیر ملت	علی پور سیداں شریف
145	حضرت سید حافظ خادم حسین شاہ منجھلے بیٹے	علی پور سیداں شریف
146	حضرت سید حافظ نور حسین شاہ چھوٹے بیٹے	علی پور سیداں شریف
147	حضرت سید حافظ اختر حسین شاہ پوتے	علی پور سیداں شریف
148	حضرت سید حافظ انور حسین شاہ پوتے	علی پور سیداں شریف
149	حضرت سید حافظ بشیر حسین شاہ پوتے	علی پور سیداں شریف
150	حضرت سید حافظ حیدر حسین شاہ نواسے امیر ملت	علی پور سیداں شریف
151	حضرت سید اشرف حسین شاہ پڑپوتے	علی پور سیداں شریف
152	حضرت سید حافظ نذر حسین شاہ پوتے	علی پور سیداں شریف
153	حضرت سید حافظ افضل حسین شاہ پڑپوتے	علی پور سیداں شریف
154	حضرت سید حافظ جماعت علی شاہ ثانی لاثانی سرکار	علی پور سیداں شریف
155	حضرت سید فدا حسین شاہ بیٹے ثانی لاثانی سرکار	علی پور سیداں شریف
156	حضرت سید خادم حسین شاہ ثانی لاثانی سرکار	علی پور سیداں شریف

157	حضرت سید غلام رسول شاہ ثانی لاثانی سرکار	علی پور سیداں شریف
158	حضرت سید علی اکبر شاہ پوتے لاثانی سرکار	علی پور سیداں شریف
159	حضرت سید علی اصغر شاہ ثانی لاثانی سرکار	علی پور سیداں شریف
160	حضرت سید عبداللہ شاہ پڑپوتے ثانی لاثانی سرکار	علی پور سیداں شریف
161	حضرت سید قطب نثار شاہ ثانی لاثانی سرکار	علی پور سیداں شریف
162	حضرت سید علی حسین شاہ ثانی لاثانی سرکار	علی پور سیداں شریف
163	حضرت سید غلام مصطفیٰ شاہ پوتے لاثانی سرکار	علی پور سیداں شریف
164	حضرت سید باقر حسین شاہ ثانی لاثانی سرکار	علی پور سیداں شریف
165	حضرت سید زین العابدین شاہ ثانی لاثانی سرکار	علی پور سیداں شریف
166	حضرت سید افضل حسین شاہ پڑپوتے لاثانی سرکار	علی پور سیداں شریف
167	حضرت سید فیاض حسین شاہ کھڑپوتے لاثانی سرکار	علی پور سیداں شریف
168	حضرت سید محمد اسلم حسین شاہ کھڑپوتے لاثانی سرکار	علی پور سیداں شریف
169	حضرت سید علی حسن شاہ والدِ محترم لاثانی سرکار	علی پور سیداں شریف
170	حضرت بابا اللہ دین	42/3-R سچان والا

رَحمَةُ اللّٰهِ تَعَالیٰ عَلَيهِمْ اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔(اٰمين

منقبت شہنشاہ علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

علی پور والیاں دا اُچا اے مقام
علی پور والیاں نوں لکھاں نیں سلام

علی پور والی اے جماعت مولا علیؓ دی
گھرانہ نبی ﷺ پاک دا اولاد مولا علیؓ دی
علی پوروں جا کے پچھو علیؓ دا مقام
علی پور والیاں نوں لکھاں نیں سلام

لکھاں ای سوالی اس در اُتے آندے نیں
جھولیاں خیراتاں دیاں بھر لے جاندے نیں
فیض دا خزانہ کھُلا اتھے صبح و شام
علی پور والیاں نوں لکھاں نے سلام

علی پور آ کے مک جان سب دُوریاں
سبھناں دیاں مُراداں ہو جان پوریاں
بادشاہ وی آندے اتھے بن کے غلام
علی پور والیاں نوں لکھاں نیں سلام

علی پور والا پیر سب توں یگانہ اے
اماں جیدی فاطمہؓ نبیؐ جیدا نانا اے
قدسی وی آ کے اتھے کردے سلام
علی پور والیاں نوں لکھاں نیں سلام

وارثؔ اُتے ہویاں اے کرم اللہ پاک دا
مل گیا سانوں وی گھرانہ نبی پاکؐ دا
ویکھ کے نصیب لوگ کردے سلام
علی پور والیاں نوں لکھاں نے سلام

(وارث علی جماعتی لاہور)

در شانِ علی پور سیداں شریف

مجھے دین و دنیا سے ہے پیارا علی پور
کہ ہے میری آنکھوں کا تارا علی پور
علی پور میں ایک پُورِ علیؓ ہے
اُسی سے ہوا آشکارا علی پور
نہیں کوئی میرا مصیبت میں ساتھی
اگر ہے تو بس ہے سہارا علی پور
میرے پیرومرشد ہیں واں جلوہ افگن
تبھی تو بنا ماہ پارا علی پور
زمانہ تمام ان کے گُن گا رہا ہے
کہ ہے میرِ ملت دُلارا علی پور
یہ ہے مبداء فیض سرہند و تیراہ
شہِ نقشبندی کا تارا علی پور
ہوئی شان چُورہ دوبالا یہاں سے
کہ ہے باباجی کو پیارا علی پور
علی پور ہے مسکن آلِ نبیؐ کا
علیؓ کا بھی ہے ماہ پارا علی پور
ہے ممتاز کا تو یہ ملجا و ماوا
بلا شک ہے قسمت کا تارا علی پور

(ممتاز علی خاں ممتاز تبریزیؒ)

(از کتاب تذکرہ اولیاء علی پور صفحہ 116)

علی پور سیداں شریف

مجھے جان و دل سے ہے پیارا علی پور
ہے دُکھیا دلوں کا سہارا علی پور

اَولادِ علیؓ اور نبی ﷺ کا ہے مَسکن
تبھی تو ہمیں جاں سے پیارا علی پور

ہے شاہِ جماعت کی اَولاد ساری
ولی ابن ولی ہے یہ سارا علی پور

ہے نورِ علیؓ نور بستی یہ ساری
کہ چمکا جہاں میں ستارا علی پور

علی پور کا رُتبہ ہے اَرفع و اعلیٰ
ہر اک نے پکارا ہمارا علی پور

دنیا و عُقبیٰ ہے ملتی یہیں سے
ہے سب بے کسوں کا سہارا علی پور

ہوئے چرچے جن کے عرب و عجم میں
سبھی نے کہا ماہ پارا علی پور

ملا فیض سرہند و چُورہ سے اِن کو
شہِ نقشبند کا ہے تارا علی پور

جہاں فیض کے دیکھو چشمے ہیں جاری
وہی نور کا اک مینارا علی پور

یہاں فیض پاتے ہیں شاہ و گدا سب
ہر اک کا ہے ہوتا گزارا علی پور

مدینہ علی پور ، علی پور مدینہ
مدینے کا ہے عکس سارا علی پور

علی پور سے ہو کر مدینے میں جاؤں
مدینے سے لوٹوں دوبارا علی پور

علی پور ، علی پور ، علی پور ، علی پور
حشر میں بھی ہوگا یہ نعرہ علی پور

پکاریں گے محشر میں سارے جماعتی
ہمارا علی پور ، ہمارا علی پور

جماعتی یہ سارے ہی سرشار ہونگے
حشر میں جب ہوگا نظارا علی پور

ہزاروں نے راہِ ہدایت ہے پائی
ہوا تیرا جب اِک اِشارا علی پور

ہے اَجمیر و چوُرہ ، نجف اور بغداد
جہاں میں ہے چمکا بُخارا علی پور

ہے شاہِ جماعت کی عظمت کے صدقے
بنا نوری روشن ستارا علی پور

علی پور کی نوری فضاؤں کو دیکھو
کہ ہے رشکِ جنت نظارا علی پور

ہیں شاہ جماعتؒ ایک نورانی چشمہ
ہے نور سے معمور سارا علی پور

ہے شاہِ جماعتؒ کے قدموں کی برکت
جہاں میں ہے مشہور ہمارا علی پور

جہاں میں کوئی ناز کرتا تو ہوگا
فخر ناز سب ہے ہمارا علی پور

ہیں خوشبو سے مہکی ہوائیں وہاں کی
کہ ہے اِک معطر نظارا علی پور

علی پور میں جینا، علی پور میں مرنا
ہو جینا یا مرنا ہمارا علی پور

اگر موت آئے علی پور میں آئے
بنے وقتِ آخر سہارا علی پور

میری زندگی کے وہ لمحے ہیں روشن
ہے جو وقت میں نے گزارا علی پور

خدا شاد رکھے علی پور کو میرے
رہے تا قیامت یہ سارا علی پور

ہے رَب کی یہ رحمت ، رحمتؔ علی پر
اسی واسطے ہے پیارا علی پور

ہے رحمتؔ علی بھی علی پور کا خادم
ہے دونوں جہاں میں سہارا علی پور

حاجی رحمت علی رحمتؔ
نقشبندی جماعتی اوکاڑا
0321-6964191
0340-5938922

یا الٰہی رحم فرما مصطفےٰ ﷺ کے واسطے
اپنے سارے انبیاء و اولیاء کے واسطے
مشکلیں آسان ہوں اور حاجتیں بر آئیں سب
نقشبندی سلسلہ کے اولیاء کے واسطے
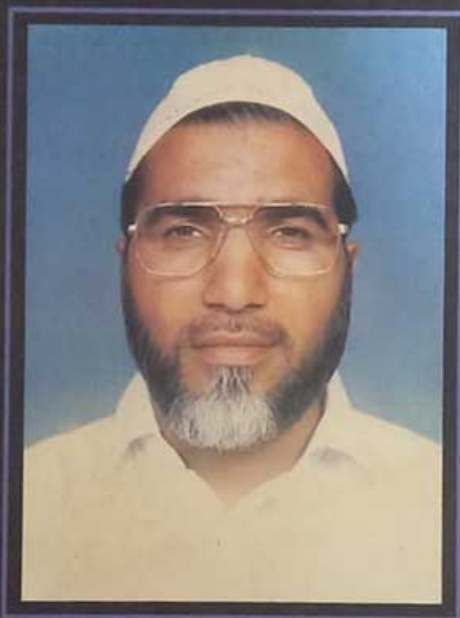
برائے ایصالِ ثواب: والدین واہلیہ حاجی محمد حمید۔ اوکاڑا

مکتبہ فجر

15/6 فضل سٹریٹ شیخ پیر روڈ نیو مزنگ لاہور
Off:37595100 , Mob : 0301-4492133
ایف ۳ الفیر وز سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور